KitaabPoint.blogspot.com

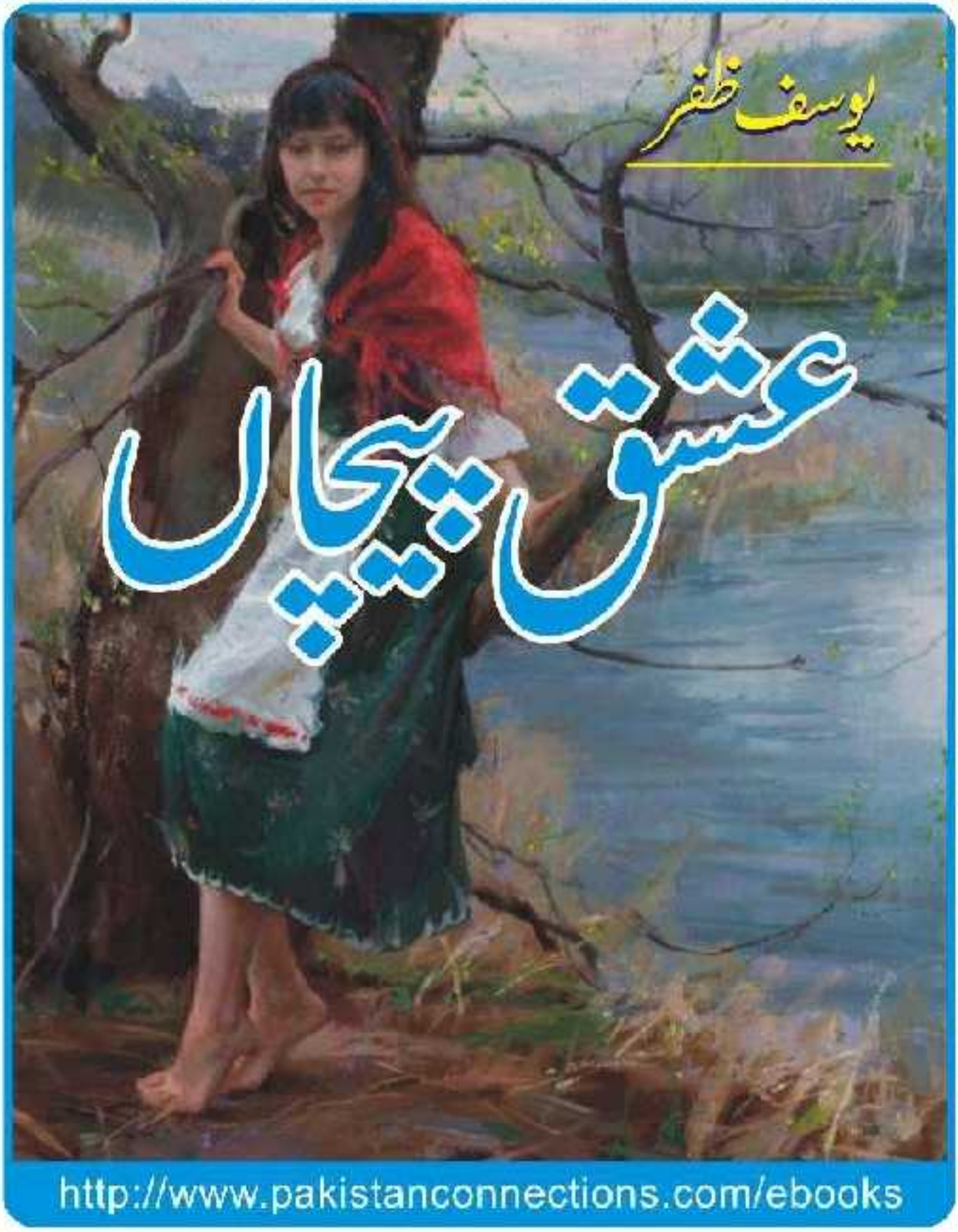

KitaabPoint.blogspot.com

عشق پیچاں

شاعری

یوسف ظفر

KitaabPoint.blogspot.com

حمد

اے خالق بے عدیل و یکتا
میں عرض عبودیت کروں کیا

صدیوں کی زبان ہے گنگ یارب
دنیا ہے ازل سے مہر بر لب

واماندہ ہے شہپر تخیل
کیسے ہے ہر ایک جزو میں کل

سجدے میں قیاس کی جبیں ہے
کیا جانیے کیا ہے کیا نہیں ہے

تجھ بن کوئی رنگ و بو نہیں ہے
ہر چیز ہے تجھ سے تو نہیں ہے

تاروں کا سکوت و نور تجھ سے ہے
میں تجھ سے مرا شعور تجھ سے ہے

KitaabPoint.blogspot.com

جو ہے ترے حکم کی اذاں ہے
جز ترے یہاں کوئی کہاں ہے

منشائے حیات کیا ہے تو ہے
ہر قطرہ آب آب جو ہے

شاخیں تری ان میں رس بھی تیرا
قیدی بھی ترا قفس بھی تیرا

حیرت کدہ حیات تجھ سے
ہر ذرہ کائنات تجھ سے

ذرے کی بساط کیا کہ جانے
صحرائے حیات کے زمانے

ہر چند کہ آفتاب سے ہے
ذرہ ہے تو کس حساب سے ہے

میں سجدہ کسے کروں خدایا
تو ہی رگ و جاں میں ہے سمایا

KitaabPoint.blogspot.com

تو نور دل و نگارہ و تخلیق
ہم تجھ سے پھریں اگر تو زندیق

آغوش میں ہے مگر کہاں ہے
دیکھے تجھے وہ نظر کہاں ہے

میں عاجز و کم نگاہ و فانی
میری ہے زبان بے زبانی

پابند ہوس خیال میرا
ناقص ہوں یہ کمال میرا

دامان زباں ہے اس قدر تنگ
آتا ہے مجھے بیاں سے بھی ننگ

اے خالق نور و حسن بے حد
کر مجھ پہ کرم زروئے احمد

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نعت

وہ مظہر ذات تیرے محبوب
ہم جن کے وسیلے سے ہیں منسوب

رکتی ہے زباں کہ نام لیجئے
ہو دل ہی زباں تو کام لیجئے

کیا شان ہے ان کی اللہ اللہ
کونین تمام ان کا صدقہ

یہ نور و ظہور ان کی خاطر
منزل ہے وہی جہاں مسافر

اس طور سے تو نگاہ میں ہے
خورشید کا نور ماہ میں ہے

تو خالق دو جہاں وہ رحمت
تو روح وجود ہے وہ صورت

KitaabPoint.blogspot.com

افلاک پہ ہے درود خواں تو
ہے جن و ملک کا ہم زباں تو

یاں ہم ہیں ترے کرم کے مظہر
ہے صلی علیٰ وہ نام لب پر

وہ تیرے تو ان کا راز داں ہے
ان کا ہی وسیلہ درمیاں ہے

میں کیسے لکھوں وہ ذات کیا ہے
تو جانتا ہے کہ تو خدا ہے

کوثر کی شراب ہو تو لکھوں
اظہار کی تاب ہو تو لکھوں

آنکھوں میں ہو نور سرمہ طور
سینہ ہو تجلیوں سے معمور

حاصل ہو خیال کو رسائی
معدوم ہو میری بے نوائی

KitaabPoint.blogspot.com

ہو جلوہ طور اور میں ہوں
پھر ذکر حضور اور میں ہوں

میں معجزہ خود حضور کا ہوں
ہوں پیکر خاک بولتا ہوں

دل شمع صفت ہے ان کے دم سے
لایا ہوں چراغ یہ حرم سے

لولاک لما ہے شان احمد
قرآن ہے ترجمان احمد

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نعت

تو روح ازل نور ابد جان دو عالم
جلوہ ترا یوسف جانان دو عالم

تو حامد و محمود ہے تو شاید و مشہور
قائم ترے جلوے پہ ہے ایوان دو عالم

اک نور ترا صبح ازل دیکھ لیا تھا
اب تک ہے مگر چاک گریبان دو عالم

یہ نام ترا صلی علیٰ آب بقا ہے
کیا شے ہیں دو عالم سر و سامان دو عالم

توفیق خدا دے تو تری ایک نظر پر
قرباں کروں دولت امکان دو عالم

اللہ کے جلووں کا ہے آئینہ تری ذات
آئینہ ترا دیدہ حیران دو عالم

KitaabPoint.blogspot.com

کعبہ ہے وہیں طالب و مطلوب جہاں ہوں
یثرب ہے وہی تو ہے جہاں جان دو عالم

میں خاک کف پائے سگ کوئے مدینہ
تو رحمت کونین ہے سلطان دو عالم

اے شاہ امم اپنی گدائی کا شرف دے
ہے تیرا گدا غیرت شاہان دو عالم

دیکھتے ہیں ظفر گنبد خضرا کے وہ انوار
نظروں میں ٹھہرتی ہی نہیں شان دو عالم

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نعت

جہاں میں تیری محبت جہاں پناہ ملی
کہ اس کے فیض سے توفیق لا الہ ملی

طواف کعبہ ہے بخت رسا کی بات مگر
مرا نصیب مجھے تیری گرد راہ ملی

حرم سے لائی حریم جمال میں قسمت
وہاں نگاہ یہاں دولت نگاہ ملی

یہاں ہوں میں بھی جہاں تیرے نقش پا کے طفیل
حقیر ذروں کو تقدیر مہر و ماہ ملی

مری طرف بھی نظر کر کہ تیری راہ میں ہوں
مجھے بھی دیکھ جسے زندگی تباہ ملی

ترے فراق میں ہر سانس تھی گناہ مگر
گنہگار ہوں گر لذت گناہ ملی

KitaabPoint.blogspot.com

رہ حیات میں تھا کتنی حسرتوں کا ہجوم
بھٹک بھٹک کے مجھے تیری جلوہ گاہ ملی

میں تیرے نقش کف و پا پہ جاں نثار کروں
کہ اس کے صدقے میں ہر اک کو عز و جاہ ملی

ملے کبوتر بام حرم کا سایہ مجھے
تو یہ کہوں کہ دو عالم کی عز و جاہ ملی

حضور مہر نبوت میں لے گیا ہوں ظفر
مجھے حیات میں جو بھی شب سیاہ ملی

آنکھ دی ہے جو مجھے گنبد خضرا کے لیے
بخش دے ایک نظر اس رخ زیبا کے لیے

سرمہ طور سہی کور نگاہی کا علاج
خاک بطحا ہے دوا دیدہ بینا کے لیے

لے کے آئی ہے حضوری کی تمنا مجھ کو
میرے آقا میرا دامن نہیں دنیا کے لیے

KitaabPoint.blogspot.com

میری بیتابی دل بن کے بگولا اٹھی
للہ الحمد کہ ہے تو ترے صحرا کے لیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نعت

شکر کیسے ہو ادا اس لطف داور کے لیے
دی زباں جس نے مجھے مدح پیمبر کے لیے

آستاں ہے آپ کا سجدہ گہ جن و ملک
کاش ہو میری جبیں بھی خاک اس در کے لیے

ان کی جلوہ گاہ تک بخشی رسائی تو کریم
اک نظر بھی دے مجھے اس روئے انور کے لیے

میں سیہ رو اور وہ خلوت گہ راز و نیاز
تھی جو بو بکر و عمر عثمان و حیدر کے لیے

ان کی محفل کے صحابہ رو کش ماہ و نجوم
یہ ستارے ہیں غلاموں کے مقدر کے لیے

میری آنکھوں کی ضیا ہے گنبد خضرا کا نور
تاج ہے بطحیٰ کی خاک رہ مرے سر کے لیے

KitaabPoint.blogspot.com

سوختہ ساماں ہے امت دستگیری کیجئے
راہ گم کردہ ہیں حیران اپنے رہبر کے لیے

آپ ہی ساقی کوثر نامرادوں کی مراد
تشنہ لب کب سے کھڑے ہیں ایک ساغر کے لیے

التجا کیسے کروں یا رحمۃ اللعالمین
جز زبان حال کیا چارہ ہے احقر کے لیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

رحمۃ للعالمین

در وصف خواجہ لوح و قلم چوں قلیل شد
ورد درود خاصہ رب جلیل شد
صبح ازل ز ناصیہ فرسائی درت
خورشید یافت بہر نماز و جمیل شد
در کعبہ ہر بتے کے خدا بود پیش ازاں
در راہش آمد و ز ادب سنگ میل شد
جدش زپشت پاچہ زمزم کشادہ بود
ہر موج ریگ از کرمش سلسبیل شد
نور خدا ز مہر لبش گشت الکتاب
گرد خیال خواجہ پر جبرئیل شد
خلد حجاز در ازل از پر تو رخش
مانند طور سوخت و مقام خلیل شد
لا تقنطو است گفتہ حق دین ما ظفر
زاں رحمتے کہ ہر دو جہاں را کفیل شد

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سلام

اے ازل کے شاہکار اولیں تجھ پر سلام
حسن ظاہر حسن باطن کے امیں تجھ پہ سلام
مومنوں کے واسطے ہے تو روف و تو رحیم
بھیجتا ہے خود الہ العالمین تجھ پر سلام
تو شب اسریٰ کا محرم سارے نبیوں کا امام
بھیجتی ہے امت اندوہگیں تجھ پر سلام
اے گنہگاروں کے مولا شافع روز جزا
تیری امت پھر ہے عصیاں کے قریں تجھ پر سلام
یا محمد مصطفی نور خدا صلی علیٰ
سرور دیں رحمۃ للعالمین تجھ پر سلام
کفر کے ظلمات میں تو آفتاب معرفت
اے یقیں علم الیقیں حق الیقیں تجھ پر سلام
ذات سے تیری فروغ طور و ماہ و آفتاب
اے زجاج نور حق نور مبیں تجھ پر سلام
ہو اگر توفیق تو تیری حضوری میں کہیں
میرے لب میری نظر میری جبیں تجھ پر سلام
کلک قدرت تیرے قامت سے قیامت تک گیا
غیر ممکن ہو کوئی تجھ سا حسیں تجھ پر سلام

KitaabPoint.blogspot.com

تیری نسبت کا قبالہ ہو تو دوزخ ہے حرام
تیری رحمت ہو تو جنت ہے یہیں تجھ پر سلام
میم احمد کے مکاں سے خلوت قوسین تک
کس قدر ہے ذات حق تجھ سے قریں تجھ پر سلام

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سلام

السلام اے رحمۃ اللعالمین
السلام اے صاحب الحبل المتین

السلام اے شافع روز جزا
السلام اے تاجدار انبیاء

السما اے ہادی خیرالانام
لکھا ہے لوح ازل پر تیرا نام

میم و حا و میم و دال کائنات
ماہ و انجم ہیں ترے در کی زکات

رب کعبہ ہے ترے گھر کا مکیں
اس نے مکہ کو کہا بلدالامیں

بخششیں ہوتی ہیں تیرے نام پر
رحمتیں تیری ہیں صبح و شام پر

KitaabPoint.blogspot.com

زندگی کا گوہر مقصود تو
ہے حمید و حامد و محمود تو

دل کی دھڑکن تو نظر کا نور تو
ہے رگ جاں سے قریب و دور تو

تیرے دم سے چھڑ گیا ساز ازل
فاش تو نے کر دیا راز ازل

دستگیر بے کساں بے چارگاں
السلام اے رہنمائے ہر زماں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بارگاہ رحمۃ للعالمین میں

ان کے سنگ آستاں تک آ گئے
ہم زمیں سے آسماں تک آ گئے

چارہ سازی کر گئی بے چارگی
چارہ بیچارگاں تک آ گئے

بن گیا اپنا نصیبہ بن گیا
کوچہ قسمت گراں تک آ گئے

طوف کعبہ میں تھا جو پیش نظر
اس نشان بے نشان تک آ گئے

السلام اے بارگاہ شاہ دیں
تیرے جلوے کارواں تک آ گئے

بام کے گنبد کے میناروں کے نور
دور ہی سے رہرواں تک آ گئے

جسم فانی کو ملا باب سلام
ہم ابد کے پاسباں تک آ گئے

عمر کی ناپائیداری مٹ گئی
باب عمر جاوداں تک آ گئے

باب رحمت پر پر جبریل سے
اڑ کے ہم باغ جناں تک آ گئے

KitaabPoint.blogspot.com

آ گئے ہم اپنے مولا کے حضور
سرور کون و مکاں تک آ گئے
آ گئے ہم بے نوایان ازل
سید پیغمبراں تک آ گئے
پا گئے ہم اپنے سجدوں کی مراد
قبلہ گاہ مرسلاں تک آ گئے
ان گنہگاروں کی قسمت دیکھئے
جو شفیع عاصیاں تک آ گئے
ان جبینوں کا مقدر دیکھئے
جن کے سجدے آستاں تک آ گئے
ہم فقیروں کا گداؤں کا نصیب
تاجدار دو جہاں تک آ گئے
تشنگان آب زمزم کا نصیب
ساقی کوثر فشاں تک آ گئے
راہ و رسم دل نوازی دیکھئے
جام خود تشنہ لباں تک آ گئے
ان کی رحمت ان کی بخشش دیکھ کر
اپنے ہی شکوے زباں تک آ گئے
بات خود ہی داستاں بنتی گئی
اشک خود شرح بیاں تک آ گئے
جان لے کر جان جاں تک آئے تھے

KitaabPoint.blogspot.com

مرحبا تسلیم جاں تک آ گئے
ہوش کس کو ہے نیاز و ناز میں
ہم مکیں تک یا مکاں تک آ گئے
آ گئے جلوہ گہ صدیق تک
مصطفی کے راز داں تک آ گئے
مل گیا فاروق کا باب کرم
دستگیر بے کساں تک آ گئے
جنت الفردوس ہے ارض بقیع
جس میں عرش آسودگاں تک آ گئے
رحمۃ للعالمین کے فیض سے
مجلس روحانیاں تک آ گئے
آ گئے ہم تا حلیمہ سعدیہ
یعنی ام مہرباں تک آ گئے
بارگاہ حضرت عثمان میں
لے کے ہمدرد نہاں تک آ گئے
خواب گاہ فاطمہ جان بنی
اللہ اللہ ہم کہاں تک آ گئے
یا حسن ابن علی تیرے غلام
تیرے لطف بیکراں تک آ گئے
یہ ہمیں معراج کی شب ہے ظفر
عرش سے آگے یہاں تک آ گئے

KitaabPoint.blogspot.com

KitaabPoint.blogspot.com

مولائے کائنات

جس کے ہیں مولا محمد اس کے ہیں مولا علی
ہر زماں ورد زباں ہے یا محمد یا علی
دیکھ حسن مصطفی انوار الا اللہ میں
دیکھ نور مصطفی میں جلوہ مولا علی
قبلہ صدق و صفا ہیں کعبہ اہل وفا
ورد ارباب طریقت لافتیٰ الا علی
آفتاب معرفت سرچشمہ علم بقا
روح عرفان محبت صورت معنیٰ علی
او امیر کائنات و ہم ضمیر کائنات
چشم معنی چوں کشودم دیدہ ام ہر جا علی
نیست جز عشق محمد آشنائے بزم حق
محرم عشق محمد کس نشد الا علی
شاہد و مشہود را آورد در بزم شہود
در نگاہ اہل دل پنہاں علی پیدا علی
چوں بدوش مصطفی عرش علی را وا نمود
نعرہ زد جبریل سر برپا نہادہ یا علی
روح ازوے قلب ازوے جان ازوے یافتہ
در حریم ذات احمد یکہ و تنہا علی

KitaabPoint.blogspot.com

بستر ہجرت کشاد و چادرش را برکشید
عاقبت شد بر سر او گنبد خضرا علی

دست او خیبر شکن حاجت روا مشکل کشا
دستگیر ما شدہ در دنیا و عقبیٰ علی

درحق اہل نظر شد مصدر جود و سخا
شہ علی مولا علی آقا علی ملجا علی

زندگہ گشتم از جمالش در خیالش جاں دہم
در جہان مصطفی من قطرہ و دریا علی

سرمہ کوئیش منم او باب بیت مصطفی
چشم عالم روشن از من بندہ مولا علی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

منقبت

نور جان مصطفیٰ صل علیٰ مشکل کشا
یا علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا

بادشاہ وقت ہے تیرا گدا مشکل کشا
تیرے در کی خاک ہے خاک شفا مشکل کشا

کعبہ عرفاں مراد مومناں یا مرتضیٰ
شیر یزداں حیدر کرار یا مشکل کشا

تیری کعبہ میں ولادت سے یہ عقدہ کھل گیا
ہے طواف کعبہ کیوں حاجت روا مشکل کشا

علم دے مجھ کو کہ باب العلم تیری ذات ہے
نور حق صدقہ ہے تیرے نام کا مشکل کشا

رہبروں کی آرزو مشکل کشاؤں کی مراد
تیرا در تیرا کرم تیری عطاء مشکل کشا

KitaabPoint.blogspot.com

ہے ترے زیر قدم دنیا و عقبیٰ کی زکوٰۃ
تیرا گھر سرچشمہ جود و سخا مشکل کشا

یا امیر المومنین بابائے شاہ کربلا
پھر فلسطیں میں بپا ہے کربلا مشکل کشا

مرحب و عنتر نے پھر فتنہ اٹھایا المدد
اے امیر امت خیر الوریٰ مشکل کشا

قبلہ اول کی آتش سے دو عالم جل اٹھے
اب تو آ آ کر لگی دل کی بجھا مشکل کشا

بستر ہجرت پہ سونے والے کیا تجھ کو نہیں
غم شب اسریٰ کی سجدہ گاہ کا مشکل کشا

سرور سادات صدقہ حسنین دے تو ہر امتی کا دستگیر
پھر یزیدی طاقتیں ہیں ہر طرف پرچم کشا مشکل کشا

ملت واحد یہودی اور نصاریٰ اور ہنود
اور ہم ہیں منتشر بے دست و پا مشکل کشا

KitaabPoint.blogspot.com

تیرے ہو کر بھی ہیں بے یار و مددگار الاماں
یہ ہمارے ہی کئے کی ہے سزا مشکل کشا

لاکھ مقہور زمانہ ہیں مگر جائیں کہاں
نام لیوا ہیں ترے تو ہی بتا مشکل کشا

زور بازو بھی عطا کر ذوالفقار اپنی کے ساتھ
ایک ضرب حیدری مشکل کشا مشکل کشا

ساقی کوثر کرم کا منتظر یوسف ظفر
ہے غلام ابن غلام مرتضیٰ مشکل کشا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

شاہ کربلا

کون و مکاں کو جس کی طہارت پہ ناز تھا
جو ذات تھی نگین سر تاج انبیاء
روح الامیں کی روح دل و دیدہ بقا
سرمایہ بتول و علی جان مصطفی
آب رخ حیات ہے جس شہ کی پاک ذات
لب تشنہ اس کی تشنہ لبی پر لب حیات

وہ شاہ جس کی ذات سے عقبیٰ کا بندوبست
ارض و سما کی نسبت عالی کا سرپرست
نکلا رہ وفا میں وہ خود دار سربدست
سر جس سے سرفرازی چرخ بریں ہے پست
سر جو نبی کے دین کا سرمایہ بن گیا
دست قضا سے عرض کا ہمسایہ بن گیا

فخر دل امم وہ دو عالم کا تاجدار
ہے جس کے صبر و ضبط سے کونین بیقرار
جس کی تجلیوں سے رخ ذات آشکار
خیرالوریٰ کے دوش نبوت کا وہ سوار

KitaabPoint.blogspot.com

افانہ حیات کی سرخی ہے جس کا نام
جس کے لہو کی آگ سے ہے دہر کا قیام

خون حسیں جذب محبت کی آبرو
ناموس اہل دل ہے شہادت کی آبرو
آل عبا کی سطوت و حرمت کی آبرو
دین ہدیٰ کی آن ہے امت کی آبرو
چھینٹے اڑے جو اس شہ گردوں مقام کے
عارض لہو میں ڈوب گئے صبح و شام کے

وہ خون کربلا کو جو سیراب کر گیا
انسانیت کو تازہ و شاداب کر گیا
روئے عروس دیں کو جہانتاب کر گیا
بحر الم کو چوم کے پایاب کر گیا
معنی نئے عطا ہوئے لفظ حیات کو
اک اور ذات مل گئی تفہیم ذات کو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سرزمین پاک

یہ سرزمین زمینوں کی تاجدار بھی ہے
ہمارے جوش و عزائم کا شاہکار بھی ہے
ہمارے قائداعظم کی یادگار بھی ہے
ہماری قوم کا آئینہ بھی وقار بھی ہے

خدا کے دین کا پرچم بھی ہے امین بھی ہے
مقام عرش ہے اس کا مگر زمین بھی ہے
مرا وطن مرا دل بھی مرا یقین بھی ہے
مرا وجود بھی منزل بھی راہگزار بھی ہے

نجف کی روح یہاں ہے عرب کا نور یہاں
فضائے پاک میں جبریل کا ظہور یہاں
سر ہمالہ ہے روشن چراغ طور یہاں
جو سجدہ ریز جبینوں سے آشکار بھی ہے

مرے وطن ترے سائے سکون منزل ہیں
یہاں کے آب رواں میں ہزار ساحل ہیں
یہاں کے ذروں میں آنکھیں خاک میں دل ہیں

KitaabPoint.blogspot.com

یہ غازیوں کے عزائم سے تابدار بھی ہے

چراغ مصطفوی مہر رہنما ہے یہاں
جلال حیدر و ایثار کربلا ہے یہاں
غرور قیصری و فقر انبیاء ہے یہاں
مری زمین پہ قرآں کا اقتدار بھی ہے

یہ سرزمیں ہے بہشت بریں امیدوں سے
کہ ہم نے ورثہ میں پائی ہے ان شہیدوں سے
نہ تھے حسین پہ الجھے تھے جو یزیدوں سے
یہ ان کے خون مقدس سے لالہ زار بھی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خواب پاکستان

بیداری کے اس دور میں سرگرم عمل ہوں
ہر چند مرے خواب مجھے رکھتے ہیں زندہ
نغموں کے چمن ہوں کہ نگاہوں کے گلستاں
ہر شاخ مرے خواب کے پھولوں کا پرندہ
ہر جلوے کے رخ پر ہے مرے خواب کا ہالہ
ہمدم مرے اصنام وطن میرا شوالہ

میں خواب ہوں خود بھی جسے دیکھا میری ماں نے
اس دور غلامی میں کہ جب خواب تھے نایاب
جب صبح کے غم میں تھا لہو شام کا سینہ
جب رات کے ماتم میں سیہ پوش تھے شب تاب
جب اپنی تمنا تھی نہ حسرت تھی نہ غم تھا
اس صورت حالات پہ رونا بھی کرم تھا

وہ خواب ہوں دیکھا تھا جسے صبح ازل سے
جب وقت کی رفتار کا آغاز ہوا تھا
میں شعلہ احساس تھا میں غنچہ انوار
خوشبو کی طرح مائل پرواز ہوا تھا

KitaabPoint.blogspot.com

مسجود ملائک تھا میں نائب تھا خدا کا
فردوس تو اک نقش تھا میرے کف پا کا

میں خواب ہوں اور بدر میں چمکی مری تقدیر
جب سرور کونین کے قدموں سے لگا تھا
ایمان و مساوات و اخوت کی فضا میں
میں نعرہ تکبیر بنا گونج رہا تھا
پھر ہند کے ساحل پہ ہیولے مرا ابھرا
میں شاہ امم کے لیے مژدہ تھا صبا کا

ہوں خواب جسے خون سے پالا شہدا نے
جاں دے کے سنبھالا تھا جسے اہل وفا نے
میں غوری کی آنکھوں میں تھا محمود کے دل میں
باطل کو جھکایا تھا مری تیغ ادا نے
میں فاتح و منصور تھا تو شاہ جہاں تھا
اور غلبہ باطل میں بھی ٹیپو کی اذاں تھا

میں خواب ہوں اقبال کے اشکوں کا اجالا
تھیں قائداعظم کی نگاہیں مرا مسکن
گہوارہ مرے خواب کا یہ پاک وطن ہے
یہ پاک وطن دولت اسلام کا مخزن

KitaabPoint.blogspot.com

میں بزم جہاں میں ہوں نمائندہ بھی اس کا
میں حال بھی ہوں رفتہ و آئندہ بھی اس کا

میں زندہ جاوید ہوں تحریک عمل ہوں
صدیوں پہ کہیں حرف نہ آئے مرے دم سے
سرور مرا پیکر ہے تو بھٹی مرا دل ہے
آزاد و سر افراز ہوں اب جن کے کرم سے
یہ پاک وطن ان کی امانت مری جاں ہے
اٹھو کہ زمانہ مری جانب نگراں ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ارض پاکستان

ارض پاکستان تو مٹی نہیں پتھر نہیں
تو مرے خوابوں کا گہوارہ مری آنکھوں کا نور
تو مرے جذبات کی جنت ہے ارمانوں کا طور
میں تیری تقدیس پر قربان اے ارض اللہ
تیرا ہر ذرہ فرشتوں کی جبینوں کا غرور
ارض پاکستان تو مٹی ہیں پتھر نہیں

یہ تری رنگیں فضائیں رقص گاہ صبح و شام
ہے طواف مہر و مہ سے تیری عظمت کو دوام
جن کی کرنیں تیرے باغوں تیرے کھیتوں کا لہو
جن کی تابانی ترے کڑیل جوانوں کا کلام
ارض پاکستان تو مٹی نہیں پتھر نہیں
کفر حیراں ہے کہ ہم تجھ پر نچھاور کیوں ہوئے
تجھ سے ہم عہدہ برا یوں جان دے کر کیوں ہوئے
اس کو کیا معلوم ہم تجھ سے ہیں تو ہم سے عظیم
اس کو یہ غم ہے کہ ہم تیرا مقدر کیوں ہوئے
ارض پاکستان تو مٹی نہیں پتھر نہیں

KitaabPoint.blogspot.com

ارض پاکستان تو جاں ہے امیدوں کا وطن
جن پہ مرنا زندگی ہے ان عقیدوں کا وطن
دولت قرآں سے ہے تیری ہستی برقرار
تو دلاور غازیوں کا دل شہیدوں کا وطن
ارض پاکستان تو مٹی نہیں پتھر نہیں

تو محمد مصطفی کے دین کا نور مبیں
تیرا عظمت اور شجاعت میں کوئی ثانی نہیں
تیرا دل ہیں تیرے بچے یہ بہادر سرفروش
جن کے پاکیزہ عزائم پر ہزاروں آفریں
ارض پاکستان تو مٹی نہیں پتھر نہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

14 اگست

یہ وہ سحر ہے کہ آئی تو اس کے رخ پر تھیں
فسردہ سینوں کی آہیں بجھے دلوں کا لہو
چتا امیدوں کی گالوں کے سرخ پھولوں میں
چمکتی کرنوں میں تیرے ہوئے ہزار آنسو

یہ وہ سحر ہے کہ آئی تو اس کے دامن میں
گذشتہ رات کی تاریکیاں تھیں صد پارا
ہر ایک پتے پہ شبنم کے گی ناچ اٹھے
صبا چمن میں ہوئی آ کے انجمن آرا

یہ وہ سحر ہے کہ پھیلا جب آفتاب کا نور
تو غم میں ڈوبی ہوئی دل کی لاش جی اٹھی
قدم رکھا نئی کرنوں نے ارض پاک پہ جب
تو رہ میں آنکھیں بچھانے کو زندگی اٹھی

نثار اس پہ دو عالم کہ اس سحر کے طفیل
طلسم ٹوٹ گیا رات کی سیاہی کا
لباس دوست میں دشمن جو اپنی گھات میں تھے

KitaabPoint.blogspot.com

خراج لینے لگے ہم سے خیر خواہی کا
اسی سحر کو ملا پر تو جمال رسول
اسے نصیب ہوئی دولت اذان بلال
اسی سحر سے ملا ہم کو پرچم ملی
اسی کے دم سے ہماری بقا و استقلال
اسی سحر کی رگوں میں ہے خون شاہ شہید
اسی کے نور میں ہے نور دیدہ اقبال
اسی کے سینے میں ہے سوز سینہ جوہر
اسی میں قائداعظم کا آفتاب جلال
سلام اے مری صبح کرم نوید سحر
تری ہی ذات ہے سے وابستہ ہے کمال اپنا
ہماری منزل عظمت کا سنگ میل ہے تو
کہ تیرے نور نے دیکھا اک اور سال اپنا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

یوم آزادی

نہ دین تھا ہمیں حاصل نہ دولت دنیا
ہوئے اسیر سلاسل بنام آزادی
ہمیں تو نوحہ غم ہی تھا نغمہ شادی

وطن تھا شہر غریبان حسرت دنیا
کرم ہوا کہ چلی باغ آرزو کی ہوا
افق سے ابھرا نیا آفتاب پاکستان
ہمارے قائداعظم کا خواب پاکستان
ہمارے شاعر مشرق کے آنسوؤں کی دعا

یہ خاک پاک ہمیں جان سے بھی پیاری ہے
یہ شاہکار تمنا یہ خاک پاکستان
بہا ہے اس کے لیے کتنا خون زندہ دلاں
یہ خاک پاک ہمیں جان سے بھی پیاری ہے

ہوا طلوع افق سے گلوں کے ہار لیے
یہ دن یہ پرچم ایماں ہلال آزادی
ہمارے دیں ہماری فلاح کا بادی
یہ دن ہمارے عزائم کی یادگار لیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

چھ ستمبر

چھ ستمبر کی فراموش نہیں کر سکتے
اہل دل اہل نظر اہل وفا اہل وطن
ساحل وقت پہ ہے نور کو مینار یہ دن
تا ابد اس سے رہے گی میری دنیا روشن
اس سے ہم زندہ ہیں زندہ ہیں وہ غازی وہ شہید
جن کی جرات کو ملی نصرت حق کی تائید

کفر نے آج کے دن جب ہمیں للکارا تھا
ہم گھٹا بن کے اٹھے برق بلا بن کے گرے
خاک میں مل گئے باطل کے عزائم سارے
سر اعداء پہ جو ہم قہر خدا بن کے گرے
دی اماں نے ہواؤں میں نہ میدانوں میں
آگ دوزخ کی لگی کفر کے ارمانوں میں

شہر لاہور سرافراز ہے جن کے دم سے
وہ جواں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے
اسی طرف کوہ کا انبوہ ادھر چند نفوس
ملک و ملت کے لیے طالع بیدار بنے
کفر طاقت پہ یہ امداد خدا پر نازاں
آج ملت ہے انہی اہل وفا پر نازاں

KitaabPoint.blogspot.com

منہ کی کھا کر جو چونڈہ کو بڑھا کفر کا زور
نعرہ حیدر کرار نے توڑا اس کو
پاک افواج نے کشتوں کے لگائے پشتے
اور فضاؤں میں جہازوں نے نہ چھوڑا اس کو
بھاگتے بھوت تھے بھارت کے وہ بزدل گویا
موت تھی آپ کھڑی ان کے مقابل گویا

بحر و بر میں مری ملت کے جواں معرکہ زن
کون ہو سکتا ہے اس ملت غازی کا حریف
اس کا ہر فرد ہے ایمان کی دولت کا امیں
اس کی قرآن میں کرتا ہے خدا خود توصیف
اس کی جرات کا سبق یاد کرے گا بھارت
جس کی فوجوں کو کیا اس کے بموں نے غارت

میری ملت کے جوانوں کی جبینیں ہیں گواہ
یہ وہ طوفان ہیں جو رکتے نہیں باطل سے
ان جری شیروں کی ہمت کو سلام
حشر تک محو نہ ہوں گے جو ہمارے دل سے
لکھ گئے ہیں یہ وہ تاریخ عدو کے خوں سے
مٹ نہیں سکتی ابد تک جو رخ گردوں سے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جہلم کشمیر

ہونٹوں پہ ترے نغمہ ہے یا ماتم کشمیر
اے ہمدم کشمیر
فردوس کی تعمیر ہوئی تیرے کنارے
سینے پہ ترے ناچتے ہیں چاند ستارے
پھر بھی تری موجیں ہیں کہ ہیں درد کے دھارے
آنسو ترا ہر قطرہ ہے تو ہے غم کشمیر
اے ہمدم کشمیر

معلوم یہ ہوتا ہے ستم دیکھا ہے تو نے
دل خون ہوا ہے ترا غم دیکھا ہے تو نے
فردوس کو ہم رنگ عدم دیکھا ہے تو نے
انداز سے تیرے ہے عیاں عالم کشمیر
اے ہمدم کشمیر
کشمیر کا پیغام ملا تیری زبانی
ہونٹوں سے ترے سنتے ہیں ہم غم کی کہانی
یہ طرز ادا اور بیاں کی یہ روانی
ہم جان گئے اس سے ہی کیف و کم کشمیر
اے ہمدم کشمیر

KitaabPoint.blogspot.com

پابند تجھے کر نہ سکے دشمن ایماں
ہیں جن کے تصرف میں وہ کہسار و گلستاں
اللہ پہ نظر رکھ نہ ہو سرگشتہ و حیراں
تسکین وطن تو ہے کہ ہے مرہم کشمیر
اے ہمدم کشمیر

یہ عہد ہمارا ہے یہ ایمان ہمارا
ہو گی ہمیں غیروں کی غلامی نہ گوارا
دیکھیں گی تری موجیں پھر اک بار نظارا
جائیں گے اڑاتے ہوئے ہم پرچم کشمیر
اے ہمدم کشمیر
پھر دیکھے گا تو اور ہی کچھ عالم کشمیر
اے ہمدم کشمیر

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سانحہ بیت المقدس

صبح نو مغرب میں ہے بیدار بیداروں کے ساتھ
اور ہم گردش میں ہیں بے نور سیاروں کے ساتھ
چیختی کرنیں فضا کی دلکشی کو لے اڑیں
دھوپ سایوں سے لگی ہے سائے دیواروں کے ساتھ
دوش پر قابیل کے ہے لاش پھر ہابیل کی
لمحے قبریں کھودتے ہیں اپنی منقاروں کے ساتھ
نار نمرود اور گلزار براہیم ایک ہے
پھول بھی لو دے رہیں آج انگاروں کے ساتھ
دیکھ اے چشم زلیخا قدر اپنے پیار کی
آج پھر یوسف کے بھائی ہیں خریداروں کے ساتھ
آل موسیٰ نے کیا عیسیٰ کو پھر بلائے دار
ہیں حواری بھی یہودی سنگدل یاروں کے ساتھ
قبلہ اول صلاح الدین ایوبی کو ڈھونڈ
آ ملی دیوار گر یہ تیری دیواروں کے ساتھ
اے مسیحا زہر دے لیکن نہ دست غیر سے
یہ ستم اللہ اکبر اپنے بیماروں کے ساتھ
دین سے کٹ کر ہوا مال عرب پیش عرب
اور عصا بھی ہے بد بیضا میں ہتھیاروں کے ساتھ

KitaabPoint.blogspot.com

اس سیاست کی فضا میں سانس لینا ہے عذاب
دشمن اپنے ساتھ ہیں اغیار ہیں یاروں کے ساتھ

کربلا میں یکہ و تنہا حسین ابن علی
تعزیئے شہروں میں ہیں لاکھوں عزا داروں کے ساتھ

دوستی کا حشر دیکھا تو کھلا ہم پر ظفر
حشر میں کھل کر کریں گے دشمنی پیاروں کے ساتھ

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ملا طاہر غنی کاشمیری

خطہ کشمیر تیرا حسن یکتا ہی سہی
دہر کے جلوے ترے نقش کف پا ہی سہی
تیری یادیں ہیں کہ دل پر ہیں مرے نقش و نگار
لاکھ آوارہ مری چشم تماشا ہی سہی
وادیوں میں تیری جنت کی فضا آسودہ ہے
تیرے پربت شب کو ہمدوش ثریا ہی سہی
دن کے مہتابوں کو آئینہ دکھاتا ہے ولر
اور ڈل راتوں کے خورشید کا ماوٰی ہی سہی
ساری دنیا کے عوض مل جائے تو تو غم نہیں
یہ مرا اسراف بیجا ہے تو بے جا ہی سہی
تیرے دامن میں بتا طاہر غنی بھی ہے کوئی
اس سا اب باطن غنی بھی ہے کوئی

وہ ترا غم خوار ترا ترجمان غم غنی
بے نیاز ہر دو عالم وہ بہر عالم غنی
وہ ترا شعلہ نوا شاعر ترے غم کا انیس
وہ زباں تیری وہ تیرے درد کا محرم غنی
ہے ترے سوز گل لالہ میں اس کا سوز جاں

KitaabPoint.blogspot.com

وہ تری زنجیر کی جھنکار کا ماتم غنی
خطہ کشمیر وہ تیرے جوانوں کا نقیب
اور بغاوت کیش طوفانوں کا وہ پرچم غنی
یوں تو تھا اقبال بھی تیرا ترا مہجور بھی
تیری مٹی نے تراشے ہیں مگر کم کم غنی
تو غلام آباد ہے جن بے نواؤں کے سبب
بن گیا ان کے دلوں کی حسرت پیہم غنی
وہ شہ ہمداں کا شیدا وہ ترے غم کا ثمر
تیری آزادی کا عنواں ہے غنی کاشمر

تو غنی کے حسن کا ہے گل افشاں شاہکار
اس کے انداز نظر کی ترجماں تیری بہار
اس کے ماتھے کا عرق شبنم ترے پھولوں کی ہے
اس کے شعروں کا لہو تیرے چھلکتے آبشار
اس کے دل کا داغ لالے میں نظر نرگس میں ہے
اس کے شعر تر ہیں سرو آسا قطار اندر قطار
اس کے ہونٹوں کا تبسم تیرے غنچوں کی چٹک
اس کے نغموں کی لپک سے ہے چراغاں لالہ زار
اس کے سینے کے تموج سے موجوں کا خروش
ناچتی آتی ہے کوہساروں سے ہر اک جوئے بار
بھیگتی ہے رات جب کدل کیآس پاس

KitaabPoint.blogspot.com

سر پنج کے چیختی ہے اس کی روح بے قرار
جمع کر دم مشت خاشا کے کہ سوز خویش را
گل گماں دارد کہ بندم آشیاں درگلستاں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

میاں محمد بخش

میں نے عمر گنوائی ساری دنیا کا غم کھاتے
دنیا دنیا کرتے ہر دم یہ دم آتے جاتے
دنیا رنگ بدلتی دنیا کون اسے پہچانے
جس کو پا لے اسی کو مارے کر کے لاکھ بہانے
مرد وہی ہے اس دنیا میں جس نے رب کو پایا
اپنی مٹی کا بت ڈھا کر وقت سے باہر آیا
مرد وہی ہے عشق الٰہی سے دل جس کا زندہ
ڈوبیں ابھریں چاند اور سورج وہ ہر دم تابندہ
نام اس کا آفاق میں گونجے موت اس سے گھبرائے
عشق کی مٹی میں جل جل کر روشن ہوتا جائے
عشق نے اس کو ہستی بخشی عشق نے اس کو پالا
عشق ہی مرشد عشق ہی رہبر عشق ہی منزل والا
عشق ہی بھید ہے عشق ہی گیان ہے عشق ہی رشتہ ناتا
عشق نہ ہو تو اس مرگھٹ میں کون آتا کیوں آتا
عشق ہے اس کو امرت جس نے ہاری جان کی بازی
الٹا ہے یہ کھیل کہ اس میں جو ہارا سو غازی
اس مٹی سے سورج ابھرا نام محمد والا
عشق کی کرنیں اوڑھ کے نکلا اس دھرتی کا پالا

KitaabPoint.blogspot.com

عشق بلال ہے عشق اویس ہے عشق علی مولا
عشق امام حسین سے پہلے کرب و بلا میں پہنچا
منزل منزل عشق ہی چل کر کھڑی شریف میں آیا
میاں محمد بخش کے دل میں اس نے رنگ جمایا
عشق کی بولی سمجھے سو جو گھر کو آگ لگائے
کثرت کے جنجال سے چھوٹے اور وحدت میں آئے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

حفیظ جالندھری کے نام

حفیظ شعلہ نوا تاجدار ملک سخن
میں کس زبان سے تری عظمتوں کے گن گاؤں
بلند ہے مری پرواز سے بھی تیرا مقام
مجھے یہ ڈر ہے کہیں راہ میں نہ رہ جاؤں
نگاہ دے تو ترے نور جاں کو عام کروں
زباں دے تو تیری داستاں کو پھیلاؤں

مجھے یہ ناز کہ تو رہنمائے منزل ہے
ترے چراغ کی ضو سے ہے میری راہ میں نور
کیا ہے میں نے ترے کعبہ سخن کا طواف
تری عطا کو لیے آ رہا ہوں تیرے حضور
یہ میرا ذوق سخن بھی تری امانت ہے
تری عطا کو لیے آ رہا ہوں تیرے حضور

سخن کو تو نے زباں دی زبان کو تاثیر
دلوں کو تیرے مذاق نظر نے لوٹ لیا
طلسم نغمہ جو غالب کی نے سے بچ نکلا
ادائے خاص سے تیرے ہنر نے لوٹ لیا

KitaabPoint.blogspot.com

کمال درد جو اقبال کے ضمیر میں تھا
ترے بیان کے سوز و اثر نے لوٹ لیا

حفیظ اے مری آزادی وطن کے نقیب
ہے ارض پاک کی تعمیر میں لہو تیرا
تری نواؤں سے روشن ہوئے دلوں کے چراغ
جواں نگاہوں میں ہے سوز آرزو تیرا
مجاہدوں کے عزائم میں بولتا ہے تو
کہ ان کے چہروں پہ ہے نور آبرو تیرا

حفیظ نغمہ سرا نعت خوان سرور دیں
تجھے سعادت دارین کا خزانہ ملا
ملا ہے سایہ سرکار دو جہاں تجھ کو
تو ہی بتا کہ جو یہ مل گیا تو کیا نہ ملا
ترا نصیب کہ مقبول بارگاہ ہوا
جسے حضور ملے کیا اسے خدا نہ ملا

گلہ ہے مجھ کو تری آتشیں نواؤں سے
حفیظ شاعر اسلام شاعر کشمیر
ہنوز جنت کشمیر ہے جہنم راز
ہنوز شہ رگ دیں پر ہے کفر کی شمشیر

KitaabPoint.blogspot.com

میں تیری شعلہ نوائی کے انتظار میں ہوں
لگا وہ آگ کہ گل جائے ظلم کی زنجیر

حفیظ شعلہ نوا شہریار ملک دوام
خدا کے سایہ رحمت میں تو مدام رہے
وطن کو تو نے دیا ہے ترانہ ابدی
ابد کی طرح پہ تابندہ تیرا نام رہے
مری دعا ہے کہ تا حشر تو رہے زندہ
رخ زمانہ پہ روشن ترا کلام رہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مشورہ

متاع قلب و نظر لے کے میں نے یہ جانا
کہ مجھ کو دولت کونین مل گئی ہو گی

سجائے فکر و نظر میں ادا کے گلدستے
صبا کے ہونٹوں سے پھولوں کی گفتگو لے کر
اٹھائے جوئے شفق فام سے پیام وصال
برنگ موج رواں ذوق جستجو لے کر
اڑا فلک پہ ستاروں کی ہمرکابی میں
خیال و خواب میں عرفان رنگ و بو لے کر
پکارتا ہوا پہنچا حریم جاناں میں
لبوں پہ نغموں کے گل ہائے آرزو لے کر
یہ اہتمام کرم تھا کہ میرا رنگ غزل
الٹ گیا رخ گلگوں سے سرمئی آنچل

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مرا خیال غلط میں

مرا خیال غلط میں نکل سکا نہ کبھی
زمیں کی گرد سے باہر زمیں کی آنچ سے دور

ستارہ گیر رہا ہر قدم شکم کا خروش
کنار آب رواں بھی نہ تھا سکوت کا نور

تلاش دانہ ہی زیر پر رہی منقار
ہر ایک شاخ پہ تھے برگ شاخسار طیور

تصورات جنازے تھے آرزوؤں کے
کہ جن پہ رونے کو تھا گر کوئی تو میرا شعور

برہنہ پا ہی پھری میری فکر آوارہ
اٹھائے پہلو میں قلب و نظر کا پشتارہ

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کہوں کہ حاصل قلب

کہوں کہ حاصل قلب و نظر سے محرومی
تو میری بات کا ہر گز نہ اعتبار کرو

تمام عمر بڑے ہی مزے میں کاٹی ہے
یقین نہ ہو تو مرے غم کا اختیار کرو

تمہاری ہو گی شفق اور بھیگی بھیگی رات
مری طرح ذرا آنکھوں کا اشکبار کرو

سحر تمہارے ہی پہلو سے جاگ اٹھے گی
غم سحر میں اگر دل کو بیقرار کرو

شکم اسیر نہ ہو ہاں اگر مری مانو
متاع قلب و نظر لے کے بس یہی جانو
کہ تم کو دولت کونین مل گئی ہو گی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نیرو

ابھی مجھے بانسری بجانے دو اہل روما
حیات کی لاش جل رہی ہے تو کیا کروں میں
عظیم روما کی سرزمیں گرم گرم لاوا اگل رہی ہے تو کیا کروں میں
ردائے شب کے بھڑکتے شعلوں سے
چاندنی بھی پگھل رہی ہے تو کیا کروں میں

ابھی مجھے چیختی فضا میں ملے ہیں پر تو خود آگہی کے
ابھی تو جلتے ہوئے گھروندوں سے پھوٹتے ہیں حسین فوارے روشنی کے
ابھی تو ساز نگاہ میں بھی ہجوم ہیں نغمہ ہائے رنگیں کی دلکشی کے

چراغ کی لو سے جوہر تابناک کی طلب کے مارے
خود اپنی تر دامنی سے لودے اٹھے ہیں دیکھو تو یہ نظارے
کہ جیسے روما کی خواہش رقص کو شفق کی حسین دوشیزہ خود ابھارے

فسردہ روما کے روئے سنگیں کو غازہ آتشیں مبارک
خزاں زدہ مفلسی کی شاخوں پہ یہ چناروں کے برگ ہائے حسیں مبارک
شکستہ دل حسرتوں کو مژدہ نڈھال روحوں کو یہ دم واپسیں مبارک
ستم کے شعلوں سے تیز تر تو نہیں ہے یہ آگ جلنے والی

KitaabPoint.blogspot.com

یہ آگ ظلم کے قہقہے بے نوا کے خوں سے تو کچھ زیادہ نہیں نرالی
بھال کہاں خون بے بسی اور کہاں حسیں آتشی مقدس کے رخ کی لالی

عظیم روما جلے مگر عظیم زندگی خاک ہو نہ جائے
یہ شعلے ہیں اک جہان نو کی اساس جلتے ہوؤں کو ادراک ہو نہ جائے
مجھے یہ ڈر ہے کہ ان کے ناپاک جلتے جسموں سے آگ ناپاک ہو نہ جائے

ابھی مجھے بانسری بجانے دو اپنے احساس سرمدی میں
یہ بانسری آرزوئے دریا ہے بول اٹھی میری آرزوؤں کی ہمدمی میں
یہ بانسری جوئے آب تھی ساز بن گئی میری روح ہے میری بانسری میں
مجھے یوں ہی بانسری بجانے دو اہل روما

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بحر واختیار

کتنی اقدار کا انبار گراں ہے سر پر
راہ ہموار بھی دشوار ہوئی جاتی ہے
پاس آداب و رہ و رسم روایات قدیم
جان اس زیست سے بیزار ہوئی جاتی ہے

اتنا محدود ہے انسان کہ دم گھٹتا ہے
گھر کی زنجیر جدا کوچہ و بازار الگ
مسجد شہر کے ملا کا حصار اپنی جگہ
خانہ دل کے در و بام کا پندار الگ

ذہن نادار میں سکوں کی طلب کا ہیجان
دل عاشق میں محبت کے تقاضوں کا خروش
دوست معیار گلستاں پہ رکھنے والے
اور اغیار کی تنقید نظر خار فروش

چل رہا ہوں کہ یہی حکم مشیت ٹھہرا
جانب کعبہ چلوں سوئے صنم خانہ چلوں
شیخ کہتا ہے راہ راست پہ چل ناک کی سیدھ

KitaabPoint.blogspot.com

بزم کہتی ہے مگر صورت پیمانہ چلوں

شام گلرنگ ہوا مست طرب خیز سکوں
بستر شب کی تمنا میں ہے خورشید رواں
شب تعاقب میں دبے پاؤں چلی جاتی ہے
جیسے ہو اس کی ملاقات طبیعت پہ گراں
تیرگی جھوم کے آئی ہے ردائے شب میں
مجھ سے تنہائی لپٹی ہی چلی جاتی ہے
اپنی خلوت بھی گوارا نہیں شاید مجھ کو
اپنی ہی چاپ سے وحشت سی ہوئی جاتی ہے

بھاگ کر آیا تھا جس شورش ہر جائی سے
دور اس سے دل غم زاد نہیں رہ سکتا
لوٹ جاؤں کہ فصیلوں کا مقید انساں
شب کے ویرانے میں آباد نہیں رہ سکتا

تیرگی جان کا آزار ہوئی جاتی ہے
راہ ہموار بھی دشوار ہوئی جاتی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

منزل جاں

ایک وہ منزل جاں تھی کہ کہستانوں میں
سر ٹپکتی ہوئی اک جوئے رواں نعرہ زناں
کوہ کے پائے گراں بار سے آنکھیں ملتی
راہ کے سنگ سیہ فام کی جھالر بنتی
اپنی پلکوں سے ہر اک پیڑ کے پتے چنتی
گیت گاتی ہوئی اٹھلاتی ہوئی چلتی تھی
اس کا سینہ تھا کہ آئینہ تھا کہساروں کا
اس کا نغمہ تھا کہ آویزہ گوش کہسار

اور یوں جوئے رواں غیروں کے درباروں سے
اپنے کشکول میں سرمایہ جاں لے کے چلی
راہ کے سنگ سبک ساتھ لیے آگے بڑھی
جنہیں دھویا کبھی رولا کبھی سہلایا کبھی
کبھی آغوش میں لے کر انہیں ہموار کیا

موج در موج چلی جوئے سبک سیر یونہی
اپنے دامن میں لیے کوہ کے پروردہ جاں
کوہ اس لطف و مروت پہ بہ حیرت نگراں

KitaabPoint.blogspot.com

ایک وہ منزل جاں آئی کہستانوں میں
ندیاں بڑھ کے گلے ملنے لگیں دریا سے
جوق در جوق چلا قافلہ آب رواں
شور برپا ہوا برہم ہوا پربت کا سکوت
اپنے سایوں کی طرح پیڑ گرنے بہنے لگے
موجیں ٹکرانے لگیں چور ہوئے سنگ گراں
سنگ رہ ٹوٹ کے پسنے لگے بے آہو و فغاں

ایک وہ منزل جاں آئی کہ میدانوں میں
سنگ ریزے بھی نہ تھے ریگ تھی مخمل کی طرح
موج کے ریشمیں دامن کا یہ سرمایہ بھی
رفتہ رفتہ دل مردہ کی طرح بیٹھ گیا
بستر ریگ پہ بہنے لگا دریا خاموش
اپنے اس کار نمایاں پہ سراپا خاموش

پھر یہ تھی منزل جاں ریگ تھی ریل ساحل
موج آتی تھی تو سینے سے لپٹ جاتی تھی
چوم کر پھر لب ساحل کو بہ امید وصال
اس کی آغوش میں تصویر تلاطم بن کر
اس کے قدموں میں بچھی جاتی تھی ریگ سیال
حسرت عہد گذشتہ تھی کہ اس کا پہلو

KitaabPoint.blogspot.com

دیدہ تر تھا کہ ترا دامن ریگ ساحل
اب یہی اس کی تمنا تھی یہی تھا حاصل
آج یہ منزل جاں ہے کہ ہوا سے مل کر
ریگ آوارہ در و بام تک آ پہنچی ہے
چیختی آتی ہے یوں کالی گھٹا کی صورت

جیسے پھر کلہ کہسار پہ جا نکلے گی
جیسے پھر سنگ سیہ فام بنے گی لیکن
میری آنکھوں میں در آئی ہے تو کتنے کنکر
میری آنکھوں سے نکل آئے ہیں آنسو بن کر

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

حیوان انسان فرشتہ

بیل نے گائے کا منہ چوما خبر بن نہ سکی
دیکھنے والوں کو عرفان نظر ہو نہ سکا
گھوڑے نے گھوڑی کا منہ چوما خبر بن نہ سکی
ہنہنایا پر کوئی اہل خبر ہو نہ سکا

یہ خبر ہے کہ سر راہ کسی لڑکی کو
چومتا پکڑا گیا ایک شرابی لڑکا
وہیں قانون کی زنجیر گراں طوق بنی
وہیں اخبار کی سرخی نے انہیں جا پکڑا

میں یہی سوچ رہا تھا کہ سر شام مجھے
جاتے سورج کے بھی اطوار کچھ ایسے ہی ملے
اس کا منہ زرد تھا احساس جدائی ہو گا
اس نے اک بدلی کا نہ چوم لیا چپکے سے

دفعتاً بدلی کا منہ سرخ ہوا اور حیا
دوڑی خوں بن کے رگ و پے میں کہ گلنار ہوئی
اس کے دامن پہ چھلک اٹھے ستارے آنسو

KitaabPoint.blogspot.com

اور سورج کی طرح خود بھی وہیں ڈوب گئی

وہی تارے تھے مگر رات کے اخبار فروش
یہ خبر اڑتی ہوئی سارے فلک پر پہنچی
پہلے تو لاکھوں دریچوں سے نگہباں جھانکے
چاندنی چھٹکی تو پھر چاند نے کی رکھوالی

صبح دم نیند کے ماتے ستارے سارے
سورج آیا تو کسی کو نہ رہا اس کا خیال
وہی بدلی تھی افق پر وہی عنوان حیا
دونوں تکتے رہے مبہوت نگاہوں کا جمال

پھر محبت نے کیا ثبت سلام رنگیں
سرخ بدلی کا لہو دوڑ گیا چار طرف
دونوں ابھرے انہیں معلوم تھا آزاد ہیں وہ
ان کا ملنا نہیں انساں کی نگاہوں کا ہدف
میں نے دیکھی ہے مگر دونوں کی یہ گستاخی
میں خبر دیتا ہوں اخبار کو دیکھو تو سہی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نافہ آہو

ازل سے نافہ آہو ہے درد محرومی
یہ ایک چراغ ہے سینے میں آرزو کی طرح
طلوع مہر سے بڑھتی ہے اور تاریکی
تمام عالم امکاں ہے دشت ہو کی طرح

یہ درد دل سے اٹھا شاخ شاخ پھیل گیا
نظر میں لالہ و گل تھے کہ آرزو کا لہو
مری طلب تھی کہ تھی کوہ و دشت کی وسعت
سمٹ گئی تو بنی بوئے نافہ آہو

پھر ایک عمر رہی نیلگوں فلک پہ نظر
تمام ٹوٹتے تارے تھے میری آنکھوں میں
گل و گیاہ میں شبنم تھی میری حسرت دل
گل و گیاہ کے کانٹے تھے میرے تلووں میں

اک اشک ماتم ماضی اک اشک دولت حاصل
اک اشک درد کا حاصل اک اشک آب نمو
اک آنکھ میں کئی جلوے ہیں نو بنو لیکن

KitaabPoint.blogspot.com

اک اشک تھا مری آنکھوں میں نافہ آہو

ٹپک کے اشک مژہ سے جو آیا عارض پر
تو اک حجاب اٹھا ایک راز فاش ہوا
کھلا کہ درد تری یاد کا ہے سرمایہ
جو یہ گیا تو مرا دل وفا کی لاش ہوا

اب اپنا درد تمنا ہے نافہ آہو
خوشا کہ عالم امکاں ہے دشت ھو کی طرح
رمیدہ خو ہوں تو کیا بیقرار ہوں تو کیا
ترا خیال ہے اب اپنی آرزو کی طرح
مرا وجود ہے اب تیری آبرو کی طرح

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

چپ کی گپھا میں

جس نگری میں سارے بولیں
اس میں ہم نے
چپ چپ رہنا سیکھ لیا
دیکھیں کب تک
سارے ساتھی
بول بول کر تھک تھک ہاریں
اور پکاریں
تم بھی بولو

پھر ہما پنی چپ سمادھی سے اٹھیں گے
اور اپنی ہی چپ کی گپھا میں
آنکھیں موند چلے جائیں گے
اپنے گیان کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں گے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

قدر قیمت

سنا ہے ریشم کے کیڑوں نے
پتوں کی ہریالی چاٹی
شبنم کے قطروں دمک بھی
پھولوں کے رنگوں کو چرایا
چاند کی کرنوں کے لچھوں سے ریشم کا تا
اور اک تھان کیا تیار
جس کو پا لینے کی خاطر
شیریں نے فرہاد کو بیچا
ہیر نے ہیرے
لیلیٰ نے زلفوں کی سیاہی
لیکن سودا نہ ہو سکا
اب پھولوں میں رنگ نہیں ہے
شبنم پانی کے قطروں میں ڈوب گئی ہے
پتے پتے ہیں لیکن بے آب و نمو
چاند ہے لیکن بھیک کا پیالہ کرنوں سے محروم
سنا ہے ریشم کے کیڑے یہ سوچتے ہیں
ان شہروں سے کوچ کریں
جن میں ان کے ریشم کا گاہک ہی نہیں ہے

KitaabPoint.blogspot.com

سنا ہے شیریں، ہیر اور لیلیٰ اپنے ناموں کو بدلیں گی
شاید یونہی ان کے عاشق پھر ان کو پہچان سکیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مینارِ سکوت

وقت کو صحرا کہوں یا بحر بے ساحل کہوں
رات ہے ریگِ رواں کی لہر یا اک موجِ آبِ زندگی
تارے جگنو ہیں کہ موتی پھول ہیں یا سیپیاں
کہکشاں ہے دھول تاروں کی کہ موج پرخروش و درفشاں

سوچ کی چنگاریاں اڑتی ہیں یوں
جیسے دل پر چوٹ پڑتی ہو کسی احساس کی
جیسے میں تنہا نہیں
وقت کے صحرا میں جیسے ان گنت سائے ابھر کر میری جانب دوڑتے آتے ہوں
سائے
بیتی صدیاں جیسے پر پھیلائے اٹھیں غول غول
اپنی لاشیں چھوڑ کر میری طرف آئیں کہ جیسے
نوچ کھائیں گی مجھے اور پھر
مردہ لاشیں یک بیک وحشی بگولوں کی طرح
رقص کرتی چار سو
ڈھول تاشوں اور نقاروں کی ہیبت ناک آوازوں پہ رقص
کھڑکھڑاتی ہڈیاں خود شعلے بن کر ناچتی ہیں چار سو
اور اک زرتشت سجدہ ریز ہو کر

KitaabPoint.blogspot.com

ان کی ہیبت ان کی عظمت ان کی بے رحمی کو کرتا ہو سلام

اور وہ

اس کو اپنی گلفشاں آغوش میں لے کر اٹھیں

جیسے ماں

اپنے بچے کو اٹھائے

اور میں

وقت کے بے رحم ہاتھوں میں ہوں جیسے گدھ کے چنگل میں کوئی زندہ پرند

بیتی صدیاں شب کے سناٹے میں شبخوں مار کر

اس طرح یلغار کرتی ہیں کہ جیسے میں نہتا ہوں

مرے ترکش کے تیر

میرے ہی سینے میں ہیں پیوست

میں زندہ نہیں

زندہ نہیں

دیکھا اے چشم خیال

ساز کے تاروں پہ اٹھلاتی ہوئی وہ جوئے نغمہ بوئے گل

وہ عروس آرزو وہ چاندنی کے پیرہن میں حسن رقصاں موج مے

وہ بہاروں کا تبسم وہ جوانی کا غرور

تتلیوں کی خامشی میں گنگناتی راگنی

آ رہی ہے میری جانب ہاتھ پھیلائے ہوئے

KitaabPoint.blogspot.com

حسن جس کے لوچ سے سنگ مرمر میں گداز
حسن جس کے روپ سے آہن ہوا آئینہ ساز
حسن انگڑائی میں جس کی سینکڑوں قوسوں کا راز
حسن جس کے ابروؤں کا جلوہ محراب نماز
حسن جس کا رس بھرا سینہ ہزاروں گنبدوں پر سرفراز
پیکر حسن اپنی خاموشی میں شعر اور اپنی گویائی میں خود نغمہ نواز
کیا ہوا وہ حسن وہ دوشیزہ وہ میرے خیالوں کی دلہن
کھو گئی اپنی نمو کے پردہ رنگیں کے پیچھے کھو گئی
وقت کے صحرا میں ایوانوں کی عظمت سنگسازوں کی تراش
حجلہ سیمیں کی رعنائی کا افسوں ہو گئی
حسن پتھر بن گیا فن کی رگوں کا گرم خوں
مردہ صدیوں کے شبستانوں میں اپنی آرزو سے جی اٹھا
اور سورج کی طرح روشن ہوا

دن ڈھلے تک میری آنکھوں میں رہا بیتی ہوئی صدیوں کا نور
میرا سرمایہ تھا سورج کی محبت کا فسوں
میرے ہونٹوں پہ ترانے تھے کہ میرے ذہن میں
گیت بن بن کر ابھرتا تھا فضاؤں کا سکوت
یادیں پھولوں کی طرح
دل کے ہر گوشے کو مہکاتی تھیں اور میرے خیال
شام تک

KitaabPoint.blogspot.com

آج کی شب کی تمنا میں رہینیم شب کی سرد تاریکی میں یہ ماضی کے بھوت

ناچتے ہیں ہر طرف

جیسے یہ اک اور دنیا سے در آئے ہیں یہاں

جیسے میں ان دشمنوں کو گھر گیا ہوں جن کی بھوک

میرے خوں سے بجھ گئی تو بجھ گئی

خشک ہیں لب دم نکلتا جا رہا ہے دم بدم

بے حسی چھائے چلی جاتی ہے اب میں کیا کروں

کیا کروں

وقت کے صحرا کا اک ذرہ ہوں میں

بیتی صدیوں نے جسے پالا مگر

آج میں ہوں ان کی آنکھوں میں وہ خار

جس کو اس صحرا پہ کوئی حق نہیں

کاش وقت

وسعت صحرا میں لائے بحر جولاں کا خروش

اور میں اپنے ماضی کی مراد

ٹوٹ کر اک اور ہی صحرا کا ماضی بن سکوں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

انارکلی

ترے غم میں کتنا نازک ہو گیا ہے دل کہ اب
اس بھرے بازار میں
ہر صدا اک اجنبی احساس کا آئینہ ہے
آج تیرے غم سے فارغ ہو کے میں
بہہ رہا ہوں لذت اظہار کے سیلاب میں
لڑکھڑاتے رینگتے لنگڑاتے ہنستے بولتے
لفظ اور ان کا دھواں خوشبو چمک
چل رہے ہیں مل کے بے آہنگ آوازوں کے رنگ
اجنبی ہونٹوں کے لفظ
آرزؤں کے غبارے حسرتوں کی تتلیاں
چار سو اڑتی ہیں میں خاموش ہوں
گفتگو کے دائروں میں پھیل کر
رنگ بھرتا جا رہا ہے ان تمناؤں کا خوں
جن کو لفظوں نے زبان دی سننے والے کا خیال
ان میں ڈوبا جا رہا ہے بے تے لفظوں کا سحر
اس کو اپنے دام میں لاتا ہوا
پھیل کر آتا مجھ تک پیچ و خم کھاتا ہوا
اور میں

KitaabPoint.blogspot.com

اس کی کیفیت کا غازہ اپنے چہرے پر لگائے
اک نئی آواز کے سائے میں ہوں
چاہتا ہوں بند آنکھوں سے میں اس سیلاب میں
کود جاؤں اور نظارہ کروں
اپنے کانوں سے دلوں کے ترجماں الفاظ کا
(صورت گویا سے بڑھ کر ہے سخن انداز کا)

نقرئی آواز میں لفظوں کا نور
اپنے ہمراہی کے دل پر نغمہ بار
جیسے شبنم دامن گل پر گرے بے اختیار

اس صدا میں حرف ہیں یا موم کے آنسو ہیں جو
شمع کے پہلو میں گرتے جا رہے ہیں کیا کروں
آنکھیں کھولوں اور اس بچی کی صورت دیکھ لوں

اس صدا میں نخوت زر کا جلال
جیسے پربت سے گرے جھرنا کوئی
سنگ اسود کی چٹانیں توڑتا

دوست ہم سخن
جن کے سادہ صاف سے انداز میں

KitaabPoint.blogspot.com

کوئی ماضی کوئی مستقبل نہیں
حال کے لمحات رنگیں قہقہے پھولوں کے ہار

اور اس آواز میں
زیست کی محرومیاں زنجیر و در زنجیر ہیں
کھولتے لفظوں کی بھاپ
دل کے آئینے کو دھندلاتی ہے ہاتھ
خود بخود بڑھتا ہے اپنی جیب کی جانب مگر
یہ گدا بھی تو نہیں
اور اس آواز میں حرص و ہوس کا زہر ہے
لفظ تیروں کی طرح اڑتے ہوئے
سینۂ احساس میں پیوست ہوتے ہیں مگر
دل سے نفرت کے سوا کوئی صدا اٹھتی نہیں
اور یہ آواز میری دوست دار دل تری آواز ہے
کتنے نغمے گونجتے ہیں کتنی راتوں کا خمار
کتنے رنگوں کا تلاطم؟ کتنے پھولوں کی ہنسی
سرسراتے ریشمیں ملبوس کے مانند یہ تیری صدا
ڈھانپتی ہے گرمی آغوش سے پرواز میں
کھو گئی ہیں ساری آوازیں تری آواز میں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہوا ہوا ہے

ہوا ہوا ہے

ہوا نے سارا سوانگ بھرا ہے

یہ مٹی کی جان

سانس کی مالا اس کے برتے پر ہے جوالا

گلے سے نکلی نرتکی بن کر ناچتی آئی

میٹھے اور مدھر بولوں میں رس ٹپکاتی

آنکھوں میں جادو کا کاجل ڈال لبھاتی

دور آکاش کو نظروں کی بانہوں میں جھلاتی

تاروں کی پینگوں کو بڑھاتی

لٹ جھٹکاتی، آنچل کو دامن کو اڑاتی

ماں بن کر گود میں لیتی، غنچے چوم کے پھول کھلاتی

اس سے ساری راس رچی ہے

اس کے سارے رنگ

پتوں شاخوں میں سے گزرے سائیں سائیں

ویرانوں میں بھائی بھائیں

ہوا ہوا ہے

بنسی میں سے چلے مسافر بن کر میٹھی تان

راجہ کے سنگھاسن پر ہے سارے جگ کا مان

KitaabPoint.blogspot.com

مندر میں یہ مورکھ دیوتا مسجد کی اذان

دفتر میں یہ حاکم بن کر حکم چلائے

آپ ہی دوشی کی گردن پر بیٹھی کرے نیائے

اس کی سولی آپ اٹھائے

اس کی لاش پر خود ہی روئے بین کرے

اور خود ہی اس میں کیڑے ڈالے

بو پھیلائے خود ہی ناک چڑھائے

ہوا ہوا ہے

جس من میں یہ ہوا نہیں ہے وہ جوگی بھگوان

جس بن میں یہ ہوا نہیں ہے وہ ہے سورگ سمان

جس تن میں یہ ہوا نہیں ہے وہ ارتھی بے جان

ہوا ہوا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ذات اور روایت

میں کنگرو ہوں

میرے جسم میں میرا سایہ مجھ کو ڈھونڈ رہا ہے

بند دریچوں کے اندر میں چپ بیٹھا ہوں

شیشوں سے اک روشن سایہ

ٹک ٹک مجھ کو دیکھ رہا ہے

آنکھ جھپکنا اس پر بوجھل

اس کو ڈر ہے

ہو جاؤں گا آنکھ سے اوجھل

بچپن میں یہ سایہ میرے سر پر تھا

اب یہ بند دریچوں کے باہر بیٹھا ہے

دھوپ ہو یا بارش ہو یا تاریکی ہو

روشن سایہ میری تاک میں رہتا ہے

سو جاتا ہوں تو یہ میری آنکھوں میں چھپ کر

خواب کے تانے بانے بن کر

مجھ سے باتیں کرتا ہے

مجھ کو ساتھ لیے ہر وادی ہر صحرا سے گزرتا ہے

شائد میرے جسم کے سائے سے یہ سایہ ڈرتا ہے

جاگتا ہوں تو بند دریچوں کے باہر

KitaabPoint.blogspot.com

یہ بیٹھا آہیں بھرتا ہے

میرے جسم میں اور اک سایہ مجھ کو ڈھونڈ رہا ہے

میں نے اس سے پیار کیا تھا

اس کی خاطر دنیا کے سب دکھ جھیلے تھے

لیک اس نے باہر آ کر

مجھ سے ملنا

کبھی گوارا کیا نہیں ہے

کبھی مرے سائے سے مل کر چلا نہیں ہے

دونوں سائے کس کے نور سے ابھرے ہیں

کس کے سورج میرے اندر میرے باہر چمک رہے ہیں

جن کی دھوپ سے گھبرا کر میں ان سایوں کو دوڑتا ہوں

منزل سے منہ موڑتا ہوں

اک دن میرے جسم کا سایہ تھک کر پتھر بن جائے گا

میرا جسم بھی پتھر ہوگا

دونوں پتھر قبر میں ہوں گے

لیکن باہر بند دریچوں کا یہ سایہ

کتبہ بن کر پہرا دے گا

چلے وقت کو ٹھہرا دے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خوشبو کا سفر

خوشبو یہ تری کہاں سے آئی
تو تو میری روح زندگی تھی
میں نے تو تجھے خود آگہی سے
رکھا تھا چھپا کے ہر کسی سے
احساس کی سرحدوں سے باہر
تھا تیری لطافتوں کا مندر
خوشبو یہ تری کہاں سے آئی

مری محبت کے اولین مرحلے سے لے کر
حیات کی سرحد گماں تک
کسے خبر کتنے راز مخفی ہیں کون جانے
نمو کی منزل میں نور و مہتاب ہر رگ تاک میں لہو تھا
کہ اس کی کرنوں نے بیج سے شاخ تک کو پالا
پھر اس کے خوشوں کو نور خورشید نے سنبھالا
کرن کرن نے ہر ایک دانے کو رنگ ڈالا
سحر کے خوناب جسم سے آفتاب بھرا
تو لٹ گئے رات کے خزانے
کرن کرن ناچتی ہوئی آئی نرم خوشوں کو گدگدانے

KitaabPoint.blogspot.com

زمیں کے جلووں میں مسکرانے
تمام دن شاخ تاک پر ہرن کرن نے اپنا لہو نچوڑا
تمام دن خوشہ ہائے انگور سے لپٹ کر
چمکتی کرنوں نید انے دانے کو اپنے سینے کی آنچ بخشی
رسیلے دانوں میں رنگ بن کر ہوا نمایاں
لچکتی کرنوں کا نور احساں
مگر ہوئی شام تو رگ تاک سے نکل کر
جبیں انگور چومتی ہر کرن مچل کر
پلٹ گئی سوئے منزل آفتاب تاباں

یہ آب انگور میرے ساغر میں ہے کہ مے ہے
عرق ہے یہ مہر و ماہ کا یا کچھ اور شے ہے
کہ ہوش مجھ کو نہیں ہے ہے ہے

پھول کی باسل چلی آئی سرہانے میرے
میں کوئی پھولوں خا سوداگر ہوں
توڑ کر غنچوں کو بازار میں لے جاؤں جہاں
کسی سہرے کسی مٹی کسی تربت کے لیے بیچوں تو قیمت پاؤں

میں کوئی تتلی ہوں کہ لپک کر جاؤں
ناچوں رس چوس کے ہر پھول کا رنگ

KitaabPoint.blogspot.com

اپنے دامن پہ لگانے آؤں
میں کوئی بلبل جانبار نہیں
کہ مرا درد رگ گل میں لہو بن جائے
کہ مرا نغمہ سرائت کرے ہر کانٹے میں
رنگ گل بن کے ابھر آئے تو پروا کرے

پھول کی باس چلی آئی سرہانے میرے
اس کا احساس مشام جاں میں
دیر تک مجھ کو غم زیست سے غافل کر کے
دور کی یادوں میں تحلیل کیے اڑتا رہا
جاگتے سوتے مرے ذہن کی تصویروں میں
پھول ہی پھول خوشبوئیں ہی خوشبوئیں تھیں
نغمے لہراتے رہے صبح کی پہنائی میں
تیری آواز بھی آتی رہی تنہائی میں
پھول کی باس کا احساس لیے
آج بلبل کی طرح گانے کو جی چاہتا ہے
آج کانٹوں سے لپٹ جانے کو جی چاہتا ہے
کہ میں خود باس بنوں پھول کی اور آڑ جاؤں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خوشبو یہ تری کہاں سے آئی

کب تو مری آرزو سے نکلی
کب گلشن رنگ و بو میں پہنچی
کب پھول کے پیرہن میں ڈھل کر
آئی ہے چمن چمن سے چل کر
اس یاد کی عمر کچھ نہیں ہے
اک عمر گزر چکی ہے جس کو
وہ جلوہ نظر میں جاگزیں ہے
وہ وصل کی رات ہر کہیں ہے
ہر شام پکارتی ہے جس کو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

موتی سیپ سمندر

میں بچہ ہوں
میری ماں کا درد مری نس نس میں بسا ہے
اپنے خون کو دودھ بنا کر مجھ کو پلانے والی ماں
اپنی کوکھ میں کتنے دکھوں کا بوجھ اٹھانے والی ماں
کتنی درد بھری چیخوں سے مجھ کو پانے والی ماں
اس کا درد بھرا دل میں

اس کے درد کا حاصل میں
سا کے دکھ کا ساحل میں
وہ خود درد سے اور اس درد کے حاصل سے آزاد ہوئی
میں نے اس کو مٹی میں بویا تو اس کا غم پایا
اس کا دکھ اب میرا دکھ ہے

مرے جسم میں کتنے درد ہیں داڑھ کا درد کہ دل کا درد
کتنے روگ ہیں تاپ کا روگ کہ موت کا روگ
لیکن ماں کی گود کی راحت میرے جسم کو یاد رہی
اس کی لوری میرے جلتے سینے میں آباد رہی
درد ہے میرا ماں جایا

KitaabPoint.blogspot.com

دکھ ہے میرا ہمسایہ
میں نے ان دونوں کو اپنی ماں سے پایا
موت سے مجھ کو پیار ہے جس کو میری ماں نے اپنایا

میں نے شفاخانوں میں روتے دیکھا ہے بیماروں کو
مجھ کو ان سے ہمدردی ہے
ان کا غم ہے موت کا سایہ ان کے رخ پر زردی ہے
کون کہے ان بیچاروں سے
جان امانت ہے نادانو ماں کے درد کو پہچانو
جو کو اپنے درد کا غم ہے اس کو ماں سے پیار نہیں ہے
ماں جیتی ہے تم میں اپنی ماں کے زندہ ارمانو
اس کا دودھ تمہارا خوں ہے اس کا پیار تمہاری جاں ہے

کسی کا دکھ جب اپناؤ
کسی کے آنسو اپنے گالوں پر پاؤ تم
تو یہ جانو ماں زندہ ہے
ہاں زندہ ہے

میرے سینے کا دکھ دل کا غم ہے میرا سرمایہ
کیسے ان سکوں سے سب کی ہنسی خریدوں
کیسے اجڑی اجڑی آنکھوں میں نغموں کی باس بساؤں

KitaabPoint.blogspot.com

ان لوگوں کا مجھ پر حق ہے
یہ ہیں اس مٹی کے پتلے
جس میں میری ماں کی خوشبو رچی بسی ہے
میری ماں کے پیار کا جادو اور آنکھوں کا نور بھی ہے
اس کا درد ہے میرا ورثہ لیکن اس کا پیار
اس کا پیار ہے سب کا پیار
تنہا تنہا پھرنے والو
اپنے اپنے غم کے جزیرو
وقت کے طوفانوں کے تھپیڑے کھانے والو
آؤ آؤ
میرے سینے سے لگ جاؤ
میری ہنسی لے جاؤ آؤ اپنے غم مجھ کو دے جاؤ
ورنہ میری ماں کا دودھ مری نس نس سے
پانی بن کر بہ جائے گا
ورنہ میرے سینے میں یہ دھڑ دھڑ کرتا دل میرا
پتھر بن کر رہ جائے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

وقت کی موت

زندگی تیرے لیے لڑتے ہوئے عمر کٹی
تیرا غم مجھ کو ہر اک غم سے سوا ہے لیکن
موت سے تیری یہ تفہیم مجھے حیرت ہے
وقت کی آڑ میں بیچیں مری صبحیں تو نے
موت کے ہاتھ کہ میں دن کی مشقت جھیلوں
اور جب تھک کے گروں شام کو سورج کی طرح
رات کی پلکوں سے بہہ جاؤں ستارہ بن کر
میری ہستی کا کسی صبح کو احساس نہ ہو
تیرے وقتوں کا کوئی لمحہ مرے پاس نہ ہو

اب کھلا ہے کہ میں خود موت کے تابوت میں ہوں
جس میں اک سانس کے بدلے میں مجھے ملتی ہے
ایک سانس اور اور نئی سانس کی قیمت کے لیے
سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے کیا جانئے کب
آخری سانس ادا کر کے سبکدوش ہوں میں
اور انجام غم زیست پہ خاموش ہوں میں

آج دیکھا ہے کہ ہر لمحہ ازل سے اب تک

KitaabPoint.blogspot.com

اپنی ہی قبر کو خود کھود کے مرتا ہی رہا
اپنا انداز نظر اپنا خیال اپنا خواب
لے کے اس قبر کی ظلمت میں اترتا ہی رہا
اور اس تربت تازہ سے ہیولیٰ بن کر
اک نیا لمحہ جنم لے کے ابھرتا ہی رہا
آج دیکھا ہے کہ ماضی تو وہ گورستان ہے
جس کی مٹی میں نیا حال بہر عنوان ہے

موت ہی موت ہے ہر سمت جدھر دیکھتا ہوں
بال افشاں ہے نظر ایسی فضاؤں میں یہاں
کہ جہاں قبروں کے ملبوس میں ہے ہر نغمہ
کہ جہاں سایوں کے مدفن میں انوار نہاں
کون اس موت کے ہاتھوں سے رہائی دے گا
کب مجھے قبروں کے اس پار دکھائی دے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خوابوں کا سوداگر

ہزار قمقمے روشن ہیں راہ کے در و بام
ردائے نور میں لپٹے ہیں اک مرا سایہ
ہزاروں سایوں میں ڈھل کر زمیں پہ رینگتا ہے

کوئی چراغ مری راہ کا چراغ نہیں
نہ کوئی نور مرا نور دیدہ و دل ہے

نگاہ راہ کے ہر پیچ و خم پہ سرگرداں
ٹٹولتی ہے کواڑوں کو اور دریچوں کو
کھلے تھے شام کو جو چشم راہبر کی طرح
یہ کب سے بند ہیں آغوش بے ثمر کی طرح

بہت ہے ایک دیا تیرگی شب کے لیے
مگر یہ شرط کہ منزل بھی ہو مسافر کی

قدم بڑھانے سے طے کب ہوا ہے جادہ غم
نظر اٹھانے سے کٹتی کہاں ہے راہ طلب
کہیں جو گوشہ خلوت ملے تو سو جاؤں

KitaabPoint.blogspot.com

نہیں تو دل کی لگی کا چراغ ہو جاؤں

گواہ رہنا ستارو کہ رات بھر میں نے
چنے ہیں اجنبی راہوں سے خار تنہائی
تمام رات مری روح سونے والوں میں
بکھیرتی رہی آسودگی و رعنائی
میں اپنے خواب سموتا رہا ان آنکھوں میں
کہ جن سے ملنے کو آئی تو نیند ہی آئی

میں جا رہا ہوں تہی دست اور تہی دامن
لٹا کے خفتہ دلوں میں متاع بیداری
یہ کونپلیں جنہیں میں دے چلا ہوں شبنم غم
بنیں گے نخل تمنا مگر کسے معلوم
کہ میں نے دل کو جلا کر یہ شب گزاری ہے
کہ ان کی شاخوں میں میرا لہو بھی جاری ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہفت خواں

آج میں راہ میں ہوں میل کا پتھر جس کو
کوئی آوارہ منزل راہی
دیکھ لے تو ہے نہیں تو کیا ہے
اپنی ہی دھول میں لپٹا ہوا بیٹھا ہوں یہاں
نہ ہوائے سر منزل سر میں
نہ پلٹنے کی سکت بیٹھا ہوں
اپنی ہستی کا فسانہ بن کر
اپنی صورت میں زمانہ بن کر

وادی جاں میں جب آیا تھا تو کہساروں پر
نغمے لہراتے تھے خوشبو کی طرح پھیلتے تھے
دن نکلتا تھا فرشتوں کے پروں کی آواز
سینکڑوں سازوں کے آہنگ میں ڈھل جاتی تھی
ناچتا پھرتا تھا چڑیوں کی چہکاروں پر
تتلیاں پریوں کی مانند جب اڑتی تھیں تو میں
عشق پیچاں کی طرح چڑھتا تھا دیواروں پر
ایک تھے میرے لیے خار کہ پھول
(شاخ گل پر تھے تو پھر فرق تھا کیا)

KitaabPoint.blogspot.com

میں سمجھتا تھا مرے چھونے سے
پھول اڑ جاتا ہے تتلی بن کر
اور تتلی کے وہ رنگ
جو مرے چھونے سے اڑ جاتے ہیں
پھیل جاتے ہیں دھنک بن کے وہ میری دنیا
کسی جادو کی چھڑی سے ٹوٹی
خواب تھا خواب ہے جس خواب کی تعبیر ہوں میں

رت سے رت ہاتھ ملاتے ہوئے آتی ہے یہاں
رقص برسات کا جاں بخش ہے پر رقص خزاں
دیدنی ہوتا ہے جب پیڑوں کے مردہ پتے
ناچتے جھونکوں کے شانوں پہ پرندوں کی طرح
اڑ کے جا بیٹھتے ہیں اور پھر اک کشتی موج
اپنے سینے پہ اٹھا کر انہیں لے جاتی ہے
ایک نادیدہ جزیرے کی طرف
جس میں اک خواب محل ہے ایسا
کہ اگر ٹوٹا ہوا پتہ وہاں جا پہنچے
تو اسے زیست بہ انداز شجر ملتی ہے
تو اسے عمر مسرت کی خبر ملتی ہے

بول اے موم کے بت

KitaabPoint.blogspot.com

میں تجھے شعلہ جاں سمجھا تھا
اپنی منزل کا نشاں سمجھا تھا
تیرے پیکر میں مرے گم شدہ پھولوں کی بہار
رنگ و بو بن کے مچلتی تھی، تو میں کیا کرتا
تیری باتوں میں وہ جادو تھا کہ میں بھول گیا
میرے کہساروں میں پتھر ہی نہیں
جن کو چن چن کے اٹھاؤں گا ترا خواب محل
میری شبنم میں وہ موتی ہیں کہاں
میں پروؤں گا تو وہ عقد ثریا ہوں گے
میں تو لایا تھا نگاہیں ترے چہرے کے لیے
اور بانہیں کہ حمائل ہوں تری گردن میں
میں تری شاخ سی بانہوں کے لیے لایا تھا
دیکھتے دیکھتے میں اپنے شجر سے ٹوٹا
وہ شجر دیکھتے ہیں دیکھتے معدوم ہوا
اور میں باد حوادث میں اڑا برگ خزاں
سبز شاخوں کی تمنا میں اڑا وقت کی موج
اپنے سینے پہ بہاتی ہوئی لے جانے لگی
جانے کس منزل امکاں کی طرف

مجھ کو معلوم نہ تھا میں وہ صداقت ہوں جسے
ہوس و حرص کے آسیب نہ جینے دیں گے

KitaabPoint.blogspot.com

میں تو سمجھا تھا کہ میں سب کی نظر سے بچ کر
مجھ سے آخر شکن آلود ہو کیوں اہل زمانہ کی جبیں
نہ میں رانجھا تھا نہ یوسف سا حسیں
نہ مرا ذہن کسی اور ہی دنیا کا خدا
مجھ کو معلوم نہ تھا میں وہ حقیقت ہوں جسے
اپنا ہی تختہ دار
اپنے شانوں پہ اٹھانا ہو گا
خود کو سولی پہ چڑھانا ہو گا
ٹوٹ کر پتہ چلا موج ہوا کی مانند
اک نئے ساحل امید کا امکان لیے
اپنے خوابوں کے خیابانوں کے پھول
میری اس پھول کا پتھر ہے مری چھاتی پر
اڑ گیا نور مری راتوں کا
پھر مری روح کی انمول بہاروں میں در آئے غم و افکار کے غول
بک گئے شہروں کی گلیوں میں مرے درد کے پھول

لٹ گئے خواب تو عریاں تھا بھری دنیا میں
وہی میراث تھی آدم کی مقدر میرا
وہی انجیر کے پتے مرے آگے پیچھے
میری پوشاک بنے
وہی تنہائی کے آسیب مری روح پر منڈلاتے تھے

KitaabPoint.blogspot.com

اپنے ہی جسم کی دیواریں اٹھائے ہوئے چلتا ہوا غم
میں کوئی قریہ ویراں تھا مرا دل تھا خرابہ کوئی
جس میں یادوں کے تنے جالوں میں مکڑی کی طرح
روح تھی میری گرفتار الم
خودکشی بن کے طلب ذہن میں جاگی لیکن
وہم کی سینکڑوں چمگادڑیں پر پھیلائے
رات بھر پیتی تھیں خوں میری تمناؤں کا
رات ڈائن تھی کہ بتیسی کو نکالے ہوئے آتی تھی مگر
دن کے عفریت سے بہتر تھی کہ بیہوشی سے
رات کٹ جاتی تھی اور دن کے وہ ڈستے لمحے
رینگتے تھے میری شریانوں میں
لوہے کی گرم سلاخیں تھیں مری آنکھوں مرے کانوں میں

ہوش آیا تو غنیمت نظر آیا غم جاں
جنگ یورپ میں چھڑی عرصہ پیکار میں تھے
مغربی فکر کی ٹکسالوں کے ڈھالے ہوئے جنات جنہیں
اپنے بیگانے کی پہچان نہ تھی
موت اگلتی ہوئی توپوں نے بچھائے سرخاک
بیتی صدیوں کی روایات کے شہ کار جنہیں
موت بھی دیکھ کے ڈر جاتی تھی
لوتھڑے جسموں کے اڑنے لگے اولاد کا رقص

KitaabPoint.blogspot.com

لاشیں پتھرا کے تڑپنے لگیں فولاد کا رقص
نہ کوئی ماں کا جنا تھا نہ کوئی گھر کا چراغ
قتل قابیل کے در پے قابیل
اپنے ہی زعم میں ہابیل و مسیح
موت کا رقص تھا صحراؤں میں کہساروں پر
آسمانوں سے برستی تھی قضا
تیرہ و تار تھی دنیا کی فضا
رقص جنگاہوں میں جاری تھی تو بازاروں میں
بیسوا رقص میں تھی جسم فروش
بام زریں پہ چراغوں کی قطار
طبل و ساز کی آواز پہ رقصاں تھی بہار
آسماں گھومتا تھا اور ستارے لاکھوں
ناچتے ناچتے کھو جاتے ہوس کی پیکار
مردوزن کے لیے یکساں تھی یہ تھے لیل و نہار

وقت دریا ہے ازل سے جاری
لمحہ قطرہ ہے کہ مل جاتا ہے دریا میں تو پھر
یاد بھی اس کو کسی سیپ کے موتی کی طرح
موج کے دامن صد چاک سے لا سکتی نہیں
زندگی پھر کسی عنواں اسے پا سکتی نہیں
میں مگر وقت کے دریا سے تنک ظرف اٹھا

KitaabPoint.blogspot.com

سینہ آب سے مانند کف برف اٹھا

تو وہ سنگ تھا میں آب مسافر کا حریف
میں کہ گوتم تھا مرے قدموں کو چھو بھی نہ سکی
موت کی موج رواں وقت کی فریاد و فغاں
میں نے تنہائی کا بت بن کے گزارے مہ و سال
سر صحرا مری کتنی راتیں
اپنا سر پھوڑ کے مجھ سے چل دیں
آرزوئیں ہوئیں عنقا میرے دل سے جیسے
کسی سوکھی ہوئی ٹہنی سے پرندے اڑ جائیں
ذرہ جس جا تھا قیامت آثار
میری تنہائی کا صحرا تھا وہاں گرچہ قیامت بکنار

میں ازل تھا نہ ابد ہوں لیکن
دونوں کا رشتہ مفہوم ہوں میں
میں پیمبر ہوں نہ تفسیر کتاب
زیست کا نکتہ معلوم ہوں میں
اٹھ چکا ہے ذہن سے میرے غم ہستی کا سراب
کوئی ماضی ہے نہ حال
کوئی تعبیر نہ خواب
ہیں اضافی یہ مرے وقت کے دریا کے حباب

KitaabPoint.blogspot.com

لفظ ہوں قید لغت سے آزاد
اپنی ہی لوح پہ مرقوم ہوں میں
خود ہی آذر ہوں تمنا ایجاد
خود ہی کعبہ ہوں براہیم آباد
خود ہی فرزند ہوں تسلیم آماد

اپنی ہی دشنہ حلقوم ہوں میں

زندگی ہے مرے خالق کی تمنا کا شہود
کہیں وہ نور شجر ہے کہیں نار نمرود
کہیں فاران پہ معراج کی خلوت کا وجود
میں کہ گوتم تھا مری آنکھوں میں
ہوس و حرص کی مٹی کے تراشے ہوئے بت
حسن تخلیق ہیں اب نور دل یزداں ہیں
جو مری جان کے در پے تھے وہ میری جان ہیں
میں انہیں سونپ چکا اپنی نظر کی وسعت
ان پہ قربان ہوا میری محبت کا وفور
میرے احساس کا نور اور مرے دل کا شعور
میں کہ تھا عارف میدان فرار
پا لیا میں نے سراغ منزل
میری آنکھیں ہیں چراغ منزل

KitaabPoint.blogspot.com

اور میں راہ میں ہوں میل کا پتھر جس کو
کوئی و اماندہ منزل راہی
دیکھ لے تو ہے نہیں تو کیا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تماشائی

تیسری منزل کی چھت پر میں کھڑا تھا اور شام
دور افق پہ گل اناری ہلکے نیلے زرنگار
کتنے رنگوں کا شفق آگیں فسوں
آسماں پر پھونکتی جاتی تھی رات
شرق سے آبی دھندلکوں کی ردا تھامے ہوئے
اپنی زلفوں کو ہوا کے دوش پر کھولے ہوئے
آرہی تھی اپنے تاروں پر قدم دھرتی ہوئی
میرے گھر کے سامنے لمبی سڑک پر سیل گوں
آبنوسی کالی کاروں کے بڑے لمبے جلوس
وقت کی رفتار سے بڑھتے ہوئے
اپنی راتوں کو رواں تھے شام کی رعنائیوں سے بے خبر
اور کچھ ہر دو تھکن آلود قدموں میں لیے عزم سفر
شب کی میلی دھجیوں میں سسکیاں لینے کو چلتے جارہے تھے بے خبر
شام کی جاتی سواری کے شہانہ ناز سے
رات کی آمد کے اس انداز سے
تیسری منزل کی چھت سے دفعتاً میرا خیال
ایک آنسو کی طرح
میری آغوش تصور سے ہمک کر جا گرا

KitaabPoint.blogspot.com

منزلوں نیچے جہاں چلتی سڑک کو روندتے
اجنبی انجان راہی
اپنی اپنی منزلوں کو گامزن
ہمسفر تھے بے خبر
میرے منہ سے مامتا کی چیخ نکلی
تیر کی صورت فضا کو چیرتی
اور میں

سیڑھیوں کو پھاندتا دیوانہ وار
آ گیا رستے پہ جس کی دونوں جانب راہرو
آستینوں میں چھپائے اپنی اپنی آرزوؤں کے چراغ
چل رہے تھے میری اس افتاد سے بیگانہ وار
میں نے ڈھونڈا ہر طرف اس کو مگر
خواب بن کر رہ گیا میرا خیال
میں نے پوچھا ہر کسی سے کس کو اتنا ہوش تھا
ہو کرئی اپنی ہی زنجیر کا اسیر
بے خبر چلتا گیا

نیم شب تھی گھر ہی کی دہلیز پر تھک ہار کر بیٹھا تھا میں
اونگھتے کھمبوں کی مریل روشنی میں یہ سڑک
رینگتی تھی سانپ بن کر دور تک

KitaabPoint.blogspot.com

ایک سناٹا تھا ہر شے کو محیط

اور میں اس فکر میں کھویا ہوا

کون تھا جس کو ملا میرا خیال

وہ اگر فن کار ہے تو خیر مجھ کو غم نہیں

اس کے دل سے بیج بن کر پھوٹ نکلے گا ضرور

پیکر تصویر میں پا پردہ الفاظ سے

یا لباس شعر میں یا رنگ یا آہنگ میں

کوئی صورت ہوئی کسی صورت میں بھی میرا خیال

زندگی کا ترجمان بن جائے گا

اور اگر وہ چور ہے قاتل ہے ڈاکو ہے جسے

مل گیا میرا خیال

اس نے پالا سینہ سوزاں کے شعلے پر اسے

تو افق پر گل ناری ہلکے نیلے زرنگار

شام کے سارے فسوں آمیز رنگ

راکھ بن جائیں گے جل کر طاق مشرق میں سلگ اٹھے گی رات

میرے گھر کے سامنے یہ ڈورتی چلتی سڑک

رہروؤں کو ڈس کے خاگستر بنا دے گی اگر

کوئی تاجر ہے سکوں کے عوض

بیچ دے گا اس کو یوسف کی طرح

صبح صادق کا سکوت

KitaabPoint.blogspot.com

پھڑ پھڑاتا ہے اذانوں سے چلوں

اس کے دروازے پہ جس نے یوں پکارا ہے مجھے

''جاگ تیری نیند سے بہتر ہے تیرا جاگنا''

''جاگ تیری نیند سے بہتر ہے تیرا جاگنا''

اے خدا

آ گیا میں تیرے در پر آ گیا

میں تری دل دوز تنہائی کا یکتائی کا عالم پا گیا

یہ تیری صبحوں کی خوشبو! یہ تری شاموں کے رنگ

یہ جہانوں کے مسلسل گردشوں کا جلترنگ

اور تو ان سب میں ان سب سے جدا

اے خدائی کے خدا

اے ورائے ماورا

کون اپنی قید ہست و بود سے نکلے تو پھر پائے تجھے

اپنی مٹی کے کھلونے ڈھا کے بہلائے تجھے

اے خدائے لایزال

اب تو لوٹا دے مجھے میرا خیال

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دکھ کا دارو

دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ

پھر دل دھڑکا

پھر سینے میں شعلہ پھڑکا

پھر پہلو سے لپکا آنسو

آنکھ میں گھوما

بوجھل پلکوں پر لہرایا

گال پہ ٹپکا

دل کا گھاؤ اتنا نازک

بات بات پر رس رس کر آنکھوں کے رستے بہتا ہے

ساری دنیا میں جیسے ہے ایک یہی دل

جس کا درد اچھوتا ہے انہونا ہے

اے دل اے دل

یہ دنیا ہے

اس میں لاکھوں تجھ سے بہتر

گھائل دل لاکھوں کے سینوں میں چھپ کر

دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ کرتے ہیں

نازک جیسے کوئی کبوتر

KitaabPoint.blogspot.com

سہا سہا بیٹھا ہو بلی کے ڈر سے

اپنی ہی آغوش کے اندر

لاکھوں کے غم لاکھوں باتیں لاکھوں روگ لگائیں

لاکھوں اپنے آنسو پونچھیں لاکھوں ان کی ہنسی اڑائیں

لاکھوں کا ہے کھیل یہ دنیا پیارے کب تک

دھڑ دھڑ کر میرا چین بھی کھوئے گا

اب بھی اپنے دکھ پر ہنس لے

ورنہ جب تک دم میں دم ہے

میری جان کو روئے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

لاشوں کا میلہ

اے خدا اے مرے خدائے کریم
میں تری عظمتوں کا قائل ہوں

آسماں کی ستارہ سامانی
میرے خوابوں سے پائمال ہوئی
حسرتوں کی سیاہ راہوں میں
پارہ پارہ شبِ خیال ہوئی
میں کفن در کفن جنازوں میں
زندگی کی طلب میں سرگرداں
دھڑکنوں کا عذاب سہتا رہا
میری آنکھوں کا نور بہتا رہا

زندگی پھول ہے کہ تتلی ہے
زندگی روٹیوں کی تھیلی ہے
چیخ ہے درد ہے زخم کے روگ
غم سے روتے ہوئے کہ مرتے لوگ
زندگی چور خواہشوں کا فرار
زندگی ولولہ کا آلہ کار

KitaabPoint.blogspot.com

خواب گاہوں کی سرد تاریکی
گرم بستر میں لے کے آتی ہے
اور اک جسم کی تمنا بھی
گرم وصل کا تقاضا بھی
زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔ زندگی ۔۔۔۔۔۔۔ خیال ۔۔۔۔۔۔۔ خیال
شہر آباد شور تنہائی
قریہ قریہ ہے شہر خاموشیاں
ریل کی پٹریوں کے بیچوں بیچ
کتنی صدیوں کی مردہ تہذیبیں
اپنی اپنی تلاش میں کوشاں
دوڑتی ہیں مرے خیال کے ساتھ
جیسے ماضی کے سائے حال کے ساتھ

ریگزاروں کا بے بہا سرمہ
رزم کا شعلہ بزم کی آواز
وقت کی ہڈیوں کا پس انداز
آ کر کے آنکھوں میں بار چاہتا ہے
میرا صبر و قرار چاہتا ہے
میں مگر زندگی کا شیدائی
چیونٹیوں کی قطار میں چل کر
خواہشوں کا تماش بین نکلا

KitaabPoint.blogspot.com

آرزوؤں کا ریزہ چیں نکلا
مرگ اور زندگی کے چکر میں
آج تک میری خود فریبی نے
میری صورت کو آئینہ نہ دیا
بھوکی چمگادڑوں کے جھرمٹ میں
اپنی ہی آرزو کی شاخ کے ساتھ
میں لٹکتا رہا مگر تنہا
مجھ کو لاشوں کے سرد میلے میں
اپنے ننگے بدن کا ہوش رہا

جانتا ہوں کہ اس جزیرے میں
موت کے مرحلے ہیں گوناگوں
میرے سینے میں زندگی کا فسوں
لحہ لحہ کنار موت میں ہے

کھا گیا ہر شجر کو زہر خزاں
تختہ تختہ تھا کشتی کشتی تھا

موج در موج یہ بحر اجل
کشتیاں ساحلوں سے ٹکرا کر
ریت پر نقش آب پھیلا کر

KitaabPoint.blogspot.com

ہو گئیں ریزہ ریزہ بے عنواں
دھند ہی دھند ہے گماں ہی گماں
پھر بھی حیرت ہے بات کیسے کہوں
میں ہوں اور اک عجب فریب سکوں
جیسے خود موت کا خدا ہوں میں
کوئی مرنے کو رہ گیا ہوں میں
اپنا ہی ہاتھ اپنی ہی گردن
کوئی منصور ہے نہ دار و رسن
زندگی ہوں تو موت کا غم کیوں
اے خدا اے مرے خدائے کریم
میں تری عظمتوں کا قائل ہوں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

عرفان

میں اندھا ہوں یا پلکوں پر رات کا جادو
سایہ بن کر ٹھہر گیا ہے
یوں لگا ہے جیسے میری چاروں جانب
دیواریں ہی دیواریں ہیں
کالی کالی دیواریں ہیں؟ یا پاتال تک ایک خلاء
منہ پھاڑے میری راہ میں
کوئی تارہ کوئی جگنو کوئی کرن ابھرتے تو میں
جان سکوں میں کہاں کھڑا ہوں
پانچ اوپر یہ پچاس برس کا دھوکا شاید ایک لمحہ
کون بتائے
سر ٹکراتا ہے دیوار سے اور اچانک
ایک چمک گھیرے میں لیتی ہے مجھ کو
میں جس کو اپنا دن کہتا ہوں
ٹھنڈی ہوتی ہے چوٹ پھر دیواریں یا پاتال
پھر وہی حیرت وہی سوال
جگ بیتا اس اندھیارے میں
اب کچھ بھوری بھوری کہرے کی سی چادر
مجھ کو دکھائی دینے لگی ہے

KitaabPoint.blogspot.com

اب یوں لگتا ہے جیسے میں دھند کا پنچھی ہوں جو ازل سے
اڑتے اڑتے وقت کے زنداں میں آ پہنچا
اب لگتا ہے جیسے بہت ہی دور سے اک آواز
دبی دبی سی گھٹی گھٹی سی مجھ کو سنائی دینے لگی ہے
اب میں کچھ کچھ دیکھ رہا ہوں
اب میں کچھ کچھ سمجھ رہا ہوں
اب میں وقت کے زنداں سے نکلوں گا اور اڑ جاؤں گا
ورنہ یہ آواز یہاں کیوں آتی ہے
کیوں میرے پتھر کانوں سے ٹکراتی ہے
کیسے میرے دل میں خنجر بن کر ہی رہ جاتی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پورس کی شکست

ڈوبتے سورج نے مرتے دن کی گردن توڑ دی
دور تک خون شفق سے ترا ہوا دامان شام
رفتہ رفتہ آسماں کو تیرگی نے آ لیا
عمر رفتہ کے حسیں جگنو ہوئے انجم حرام
وقت کے کہرے میں لپٹے دھند میں کھوئے ہوئے

گھاس پر لیٹے ہیں میرے سرد پہلو کی طرح
میرے ماہ و سال میری زیست کے ماضی و حال
کتنے گل اندام چہرے کتنے گدرائے بدن
میری آنکھوں میری بانہوں میں بہ انداز خیال
جاگ جاگ اٹھتے ہیں کتنی دیر کے سوئے ہوئے

عمر کے اس موڑ پر یادوں نے مجھ کو آ لیا
کچھ سنہرے خواب کچھ چاندی سی باتیں کچھ ملال
کچھ گناہوں کی سیاہی کچھ امیدوں کی ہنسی
کچھ شکستوں کی کھنک کچھ حوصلے غم سے نڈھال
وقت کی چوکھٹ پہ سر رکھ کر لہو روئے ہوئے

KitaabPoint.blogspot.com

چاند نکلا اب مجھے چلنا ہے سائے کی طرح
یہ قیامت خیز یادیں اے دل اب تو ہی سنبھال
کتنے بار آور ہوئے میری جواں راتوں کے بیج
اب مجھی کاٹنا ہو گی یہ کشت ماہ و سال
میں نے یہ کانٹے ہیں اپنے ہاتھ سے بوئے ہوئے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نروان

ٹوٹے دل کو ساز بنالو۔۔۔۔۔۔۔۔کام آئے گا
اپنے غم کو راز بنالو۔۔۔۔۔۔۔۔کام آئے گا
آنسو کو آواز بنالو۔۔۔۔۔۔۔۔کام آئے گا

میں نے یہی کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھو
میری آنکھوں کے سیپوں کے موتی ہیں انمول
صبح کی شبنم ان کا تول
ساحل ساحل ان کے چرچے بھرے دریے ان کا بھاؤ
کیسے کیسے کانوں میں آویزے بن کر
جھوم اٹھتے ہیں خشک جواہر ریزے بن کر
یہی ہے شاید ان کا مول
جب بھی کھاؤ دل پر گھاؤ
بات نہ اپنے لب پر لاؤ
آنکھوں سے آنسو نہ نکالو
چپ رہ کر آواز بنالو کام آئے گی
دل جب تک تھا اک ہنگامہ حرف وصوت کے اندر تھا
ہر دوشیزہ اک دیوی تھی ہر دیوی کا مندر تھا
تیرا میرا میری تیری

KitaabPoint.blogspot.com

دل تک تھی یہ ہیرا پھیری

دل جب ٹوٹا

صد آئینہ ہر منظر ہے گھر سے باہر

جلوہ جلوہ ہر گل بوٹا

گھر میں بس بھگوان براجا' جپتا جائے ہر ہر ہر ہر

دور کہیں پاتال میں ڈوبا' ازل ابد کا جیون چکر

سکھ کھا سبھاؤ

من چاہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔آؤ آؤ

آنکھوں سے آنسو نہ نکالو

ٹوٹے دل کو ساز بنالو

اپنا ہم آواز بنالو

کام آئے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تنہارات کا راہی

تنہا تنہارات کی سونی راہوں پر اک چلتا راہی

چور ہے یا دیوانہ ہے

اس کے قدموں کی آہٹ دیواروں سے ٹکراتی ہے

دروازوں پر دستک دیتی جاتی ہے

وقت گزرتا جائے جاگ

وقت نہ پر پھیلائے جاگ

جس کے دل میں تیر چبھا ہو سو نہیں سکتا

جس کے گھر میں چور گھسا ہو سو نہیں سکتا

جس کے سانسوں کی ڈوری کو موت کے چوہے کتریں

اس کو نیند آتی ہو۔ ایسا ہو نہیں سکتا

لمحے تجھ کو ڈستے جائیں سونے والے

نرم گداز بچھونے والے

پھول پہ بھونرا ناچے گا تو اٹھ نہ سکے گا

نگر ڈھنڈورا باجے گا تو اٹھ نہ سکے گا

سرد ہوا سے ٹھٹھری چڑیا ہلتی شاخ پہ چہکے

سرد ہوا سے ڈولتا غنچہ ناچے چٹکے مہکے

سرد اندھیری رات میں ندی بہتی ہے

اس کے اندر دنیا جاگتی رہتی ہے

KitaabPoint.blogspot.com

جاگ کہ تیرا پیدا کرنے والا جاگ رہا ہے
اس کے ازل کے سورج تھک تھک گئے ہیں تجھ کو جگاتے
اس کے ابد کے نغمے ہیں تیرے دل میں لہراتے
اس کی تنہائی ہمدم کی تلاش میں ہے۔ اٹھ
اس کی یکتائی محرم کی تلاش میں ہے اٹھ
پونچھ لے اپنے اندھے پن کو آنکھوں سے
سر پہ اٹھالے کالی رات کو ہاتھوں سے

سونے والے کروٹ لے کر سو جاتے ہیں
اپنے اپنے خوابوں میں کھو جاتے ہیں
پنچھی بن کر ٹوٹتے تارے اڑ جاتے ہیں اس کی صدا پر
نور کی بے آواز کمانیں دوش ہوا پر
بن بن کر یوں ٹوٹتی ہیں
جیسے نبضیں چھوٹتی ہیں
بڑبڑ کرتا چلتا جائے اپنی سوچ میں گم سم راہی
کس نے اسے پہچانا ہے
اس کا نام زمانہ ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بیوپاری

دوڑ رہی ہیں بھیگی راتیں سناٹوں کے ساتھ
بوندیں میرے مکھ پر گر کر بہتی جاتی ہیں
ڈھونڈ لیا ہے شاید بادل نے ان آنکھوں کو
گالوں پر کچھ رینگتی بوندیں کہتی جاتی ہیں
کان کی لو پر بوند کا موتی قیمت ہے اس کی
کچھ بوندیں تو جیب کے اندر رہتی جاتی ہیں
برس برس کے ہلکا کر لے جی کو پاگل رات
آج میں اس کا رونا رو لوں رکھ لوں اس کی بات
ان بوندوں سے ڈر کر بھاگے اس بستی کے لوگ
پانی میں ہے آگ یہ مجھ کو آج ہوا معلوم
بادل نے بھی رات کے اندھیارے کی چادر اوڑھی
ہاتھی بن کر جھوم کے نکلا اور مچائی دھوم
کوئی نہیں ہے ساتھی تیرا روتے بادل رو
آنکھیں میری آنسو تیرے رو میرے معصوم
میرے آنسو سوکھ چکے ہیں آنکھیں ہیں بیکار
تو ہی پرولے ان آنکھوں سے اپنے غم کے ہار
مدت گزری ان آنکھوں میں تھی تاروں کی جوت
دل سپنوں کا آنگن تھا اور پیار کا رنگ محل

KitaabPoint.blogspot.com

اس کے دھیان سے دنیا ساری تھی اک پیارا گیت
اس کی باتیں جیسے لتا کے ہونٹوں پر شعر غزل
میرے مکھ پر اس کی نگاہیں یا جاڑے کی دھوپ
اس کا رنگ گلابی لیکن اس کا روپ کنول
وقت سے اس کا روپ اڑا اور مرا احساس
ہم دونوں اب دور ہیں رہ کر اک دوجے کے پاس

روتے بادل ڈھونڈھ رہا ہوں ان راہوں میں آج
بیتی رات کے پیار کی خوشبو گئے سمے کا راگ
میرے سورج سکے بن کر جیب میں آن گرے
اینٹیں گارا بن کے اٹھی ہے میرے دل کی آگ
چاندی لے کر میں نے بالوں کی سب کالک دھوئی
دے کر دل کی لگن پائی ہے سارے جگ کی لاگ
سودا مہنگا ہے یا سستا روتے بادل بول
تیری بوندیں ہیں یا میرے آنسو ہیں انمول

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

میں جب میں سے باہر نکلا

میں جب میں سے باہر نکلا
میں نے پوچھا کون ہے تو؟ خاموشی تھی
کوئی نہیں تھا۔ ایک دھندلکا چھایا تھا
سورج بھی کرنوں کو سمیٹے تاریکی میں لیٹا تھا
آئینے پر راکھ جمی تھی۔ کہرے کی سی
راکھ کہ جس میں کوئی صورت
صاف نظر آتی ہی نہیں تھی
میری صورت میرے ذہن سے محو تھی لیکن
آئینے پر راکھ جمی تھی
میں جب میں سے باہر نکلا
شہر میں سائے ہی سائے تھے کوئی نہیں تھا
جیسے ہیرو شیما میں ایٹم بم کا دھماکہ
کینچلی سب کے جسموں کی روحوں سے اتارے
ہر سو ایسے پھیل رہا ہے
جیسے اس نے وقت کو موت کے گھاٹ اتارا
شہر تھے یا صحرا تھے جن میں بادل بن کر
نرم بگولے بانہوں میں بانہیں ڈالے یوں ناچ رہے تھے
جیسے شام و سحر کا چکر ٹوٹ گیا ہو

KitaabPoint.blogspot.com

جیسے وہ آزاد ہوئے ہوں شام و سحر سے
میں جب میں سے باہر نکلا
وقت نے میرے ہاتھ میں اک لمحہ رکھا
اور کہا "یہ لمحہ! تیرا ہے جالے جا"
یہ لمحہ جو نور ازل ہے
یہ لمحہ جو بحر ابد ہے
اس لمحے کی کوکھ میں جنت بھی ہے نار جہنم بھی
اس لمحے کو تو جیسا بھی چاہے گا بن جائے گا
یہ لمحہ تیرا لمحہ ہے
اپنے جسم میں رکھ لے تو یہ اک دھڑکن ہے
اپنی آنکھوں سے ٹپکا لے تو اک آنسو ہے
ہوس کی مٹی میں بوئے گا لمحوں کا انبار لگے گا
عشق کی آنچ دکھائے گا تو تیرا لمحہ
غار حرا میں طور کی جوت جگائے گا
اب میں اپنے آپ میں آ کر سوچ رہا ہوں
اس لمحے کو بیچ کے دونوں وقت کی روٹی کھالوں میں
یا اس کو اک پھول بنا کر
تیری زلفوں میں رکھ دوں اور اپنا پیار جتا لوں میں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پہچان

(کہتے ہیں کہ انسان مجموعہ اضداد ہے
خیر و شر کا مرکب ہے لیکن کیا واقعی یہ
دوئی متضاد طاقتوں سے مرتب ہوتی ہے)

میں وفا ہوں تو مرا لفظ حقیقت ہے مری
میں گدا ہوں تو صداقت سے مری مسکینی
مجھے دیکھو تو سہی میری سنو تو لیکن
کون شعلہ ہے کہ چکھے گا مری رنگینی
آہ آئینے کی قسمت میں ہے صورت بینی

میں زمانوں کی امانت ہوں مکاں کے اندر
گھر سے نکلا تو نہ ظاہر ہے نہ باطن میرا
میری آنکھوں میں سمندر ہیں نظر میں صدیاں
گرچہ امروز کے ساحل پہ کٹا دن میرا
(ورنہ کہتا کہ ابد خود بھی ہے ہم سن میرا)
دوستو مجھ کو نہ دیکھو مری آواز سنو
پیکر خاک میں کیا رکھا ہے کیا چھانو گے
موج غم موج طرب موج نظر موج نفس

KitaabPoint.blogspot.com

بحر کے سینہ مواج سے کیا جانو گے
اپنی آواز سے نکلوں گا تو پہچانو گے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

فن فنکار

یہ کائنات اس قدر حسیں کہ بس
کہوا گر تو یہ کہو کہ ہائے کس قدر حسیں
زبان ساتھ دے تو میں بیاں کروں
وجود ساتھ دے تو میں
ہمالیہ کے برف زار سے چلوں
سبک ہوا کی موج پر اڑوں
ترائیوں پہ ناچ ناچ کر چلوں
چمن چمن کے رنگ رنگ کو چنوں

کہ ان پہ میرا اختیار اس قدر تو ہے کہ میں
نظر نظر چنا کروں
صدا صدا سنا کروں
خیال میں بسا سکوں
زبان سے ادا کروں

گھٹا اٹھے تو ساتھ ساتھ دل سے بھی صدا اٹھے
گرجتے بادلوں کے ہمرکاب قہقہہ اٹھے
ہوا ہوا سہی مگر چلے تو پھر

KitaabPoint.blogspot.com

مرے خیال کا ہر ایک پھول رنگ

حرف و صورت بن کے لہلہا اٹھے

کوئی مری نگاہ و دل کا ساز لے کے خود ہی گنگنا اٹھے

ہوا بنے

مری مسرتوں کا راز پا کے پھیل پھیل جائے

صدا بنے

مری نظر کے پار مری آرزو کا سیل جائے

ادا بنے

کہ راز راز حرف رنگ و صورت کا اسیر ہو

جنوں کا دستگیر ہو

یہ کائنات اور اس کے دلفریب صبح و شام

مجھے یہ ڈر ہے بے سبب بکھر نہ جائیں

بے جواز مر نہ جائیں

ورق ورق میں ان کو لفظ لفظ میں جدا کروں

میں ان کے رنگ کو صدا کروں

میں ان کو شعر شعر میں ادا کروں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

رنگ گفتگو

ناز تھا خوبیِ گفتار پہ مجھ کو لیکن
آج پھولوں نے پکارا مجھے رنگ و بو سے
تو نظر آیا کہ پتھر بھی زباں رکھتے ہیں

ہو مکاں اپنے مکینوں کی ہے تفسیر نظر
شوکت شاہ کا عنوان بنا اس کا محل
سنگ دیوار نے دی اس کے تحفظ کو زباں
جھونپڑی غربت مزدور کی ہے مرثیہ خواں
چیتھڑے چیختے ہیں جیب کی ناداری پر
آبلہ پائی سے آتی ہے سفر کی خوشبو
گرد ملبوس سے ملتی ہے مسافر کی خبر
کسی کی آواز سنوں کس کی صدا پر بولوں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پاگل پن

عجیب پاگل ہیں اہل دنیا
خرد کتابوں میں ڈھونڈتے ہیں
ہوس کو مقصود غم بنا کر
سکوں شرابوں میں ڈھونڈتے ہیں
حسیں چہروں کی دھوپ کھا کر
متاع قلب و نظر گنوا کر
حیات خوابوں میں ڈھونڈتے ہیں
عجیب پاگل ہیں اہل ہستی
وہ کونسی جوئے آگہی تھی
جسے سرابوں میں ڈھونڈتے ہیں

عجیب پاگل ہیں اہل دنیا
انہیں جنوں ہے تو زندگی کا
تلاش کرتے ہیں مہر و مہ میں
علاج اپنی کم آ گہی کا
یہ خود کو لفظوں میں ڈھالتے ہیں
پھر ان سے مطلب نکالتے ہیں
سبق پڑھاتے ہیں خودکشی کا

KitaabPoint.blogspot.com

خرد ریا اور مکر و حیلہ
ہوس کی تکمیل کا وسیلہ
لہو غریبوں کی بے بسی کا

کہو کہ مر مر کا کوئی بت اپنے خواب سنگیں سے
جاگ اٹھے ------- تو مر مٹو گے
کہو کسی نرتکی کی آنکھوں سے تارے جھانکیں
کہ آگ اٹھے ------- تو مر مٹو گے
کہو اگر وقت کے لبوں سے گزرتے لمحوں کا
راگ اٹھے ------- تو مر مٹو گے

کہو صداقت پہ جان دیتا ہے کون مرتا ہے
کون بولو ------- نہیں نہیں تم
کہو افق سے سکون دل کے لیے ابھرتا ہے
کون بولو ------- نہیں نہیں تم
کہو محبت کی چاندنی کو تلاش کرتا ہے
کون بولو ------- نہیں نہیں تم

نہ جی رہے ہو نہ جی سکو گے
میں تم پہ ہنستا ہوں ہنسنے والو
خرد کو زنجیر دل سے جکڑو

KitaabPoint.blogspot.com

ہوس کی گردن میں طوق ڈالو
ضمیر کی سن کے دھیان دے کر
عظیم مقصد پہ جان دے کر
تم اپنی ہستی امر بنا لو
زمیں ہے ماں تم ہو جان اس کی
تم اس کے قدموں کی پاک مٹی
کو لے کے سرمہ اگر بنا لو
تو آسمانوں کا راز پا لو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہنسی کا مول

جتنا بولوں جھوٹ تم اتنا خوش ہوتی ہو
تم کو حسیں کہنا کچھ جھوٹ نہیں تو یہ بتاؤ
مجھ کو جھینپ کے کیوں تکتی ہو
اپنے دل سے پوچھو میری نظروں سے کیا پوچھتی ہو
اور اگر یہ سچ ہے تم اتنی ہی حسیں ہو
جتنا میں ہے جتایا ہے
تو پھر یہ تو میری نظر کا حسن ہی تم کو بھایا ہے
آئینے سے پوچھو تم کیسی ہو
کیا یہ سچ ہے تم ایسی ہو
جیسا میں نے بتایا ہے
کتنی بھولی ہو ..... دیکھو کیا میں نے تم کو بنایا ہے
سچ کہتا ہوں جھوٹ کہوں تو تم ہنس دو گی
جھوٹ سے تو تم خوش ہوتی ہو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جہانگیر کا شہر

کون مجرم تھا کہو کون تھا مجرم جس نے
اپنے ہی جیسے اک انسان کو محروم کیا ہستی سے
کتنا سفاک تھا قاتل جس نے
ایسی بیدردی سے بازار میں اس شہر کے بازار میں اور
شارع عام پہ یہ قتل کیا
شہر میں ایک بھی ایسا نہ ملا
جو خود اقرار کرے
اپنے ہی جرم کا اقرار کرے
اور جو خود کو سزا وار خم دار کرے
شہر میں کوئی بھی قاتل نہیں یہ شہر وفا
اہل ایمان کا مامن ہے یہ اونچے در و بام
یہ چمکتی ہوئی گلیاں یہ چراغاں راہیں
سجدہ گاہوں کے فلک بوس یہ مینار اذان
کون تھا جس نے یہاں قتل کیا
اتنا سفاک تھا کون
دیکھو ہر در پہ یہاں عدل کی زنجیر لگی ہے جیسے
یہ جہانگیر کا دربار ہے وہ اس کا محل ہے دیکھو
جو بھی آئے یہاں فریاد کرے
دور دورہ ہے یہاں عدل کا انصاف کا سکہ ہے رواں
ہر کوئی اپنے یہ میزان میں خود تلتا ہے

KitaabPoint.blogspot.com

ہر کوئی اپنی نگاہوں میں عظمت کا ستوں
جھوٹ کا کیا ہے سیاست کا اک مہرہ ہے
عصمتیں لٹنے کو ہوتی ہیں کہ لٹ جاتی ہیں
اور ڈاکو تو جوانوں کے لیے کھیل ہے شہزوری کا
دھوکا کھانا تو حماقت ہے۔ مگر دنیا تو
عقل کا شغل ہے اور معرکہ دانش ہے
ان گھروں میں کہ جہاں عدل کی زنجیریں لگی ہیں دیکھو
ایک آئینہ ہے اوروں کے لیے
جس میں ہر رنگ کا انسان سیہ فام نظر آتا ہے
ایک آئینہ ہے اپنے لیے بھی جس میں
پارسائی کا شرافت کا مرقع ہی دکھائی دے گا
یہ جہانگیر کا ہے شہر یہاں سے جاؤ
اس کے بازاروں میں گلیوں میں گھروں میں دیکھوں
کوئی ظالم نہیں قاتل نہیں سفاک نہیں
ہنستے بستے ہوئے یہ لوگ کہاں مجرم ہیں
یہ تقاضا تھا تو انصاف کا تھا جس نے
مقتول کو احساس سے آزاد کیا
اور ہر ایک تماشائی کو میران عدالت دے کر
اپنے ہی سر پہ یہ الزام لیا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جزو و کل

وہی دن رات رات دن ۔۔۔۔۔۔۔۔ دن رات
وہی صدیوں سے گھومتا سورج
اپنی گردش سے تنگ آیا ہوا
وہی چاند اور چاندنی بھی وہی
اور موسم وہی زمینوں کے
اور گھر کے وہی در و دیوار
اور آئینے میں وہی چہرہ
اور وہی جسم پیرہن بھی وہی
وہی دن رات رات دن دن رات
خود فریبی تجھے مغرور کرے
جابجا سرمایہ جاں ہے ترا یہ تیری مراد
جابجا بنیاد ہے تیری تری تعمیر یہ تیرا نقشہ
کس نے دیکھی کبھی آئینے میں صورت اپنی
کس نے دیکھا ہے حقیقت کو حقیقت کیا ہے
خود فریبی کے سرابوں میں ابھرتے ہیں نرالے نظر
کل کے خوابوں کو شکست آج ہوئی
ساحل فردا پہ ہیں آج کی امیدیں شکاروں کی طرح
راج ہنسوں کے وہ جوڑے جو نہ ڈوبے کسی طغیانی میں

KitaabPoint.blogspot.com

ایک رات اور بھی جی ان کے لیے
کل ترا ہو گا ترے ہوں گے امیدوں کے شکارے جن میں
زندگی تجھ کو ترے گھاٹ پہ لے جائے گی

بہتے پانی میں مرے عکس کا یہ رقص نہ دیکھ
یہ مرے ذہن کی تصویر ہے شاید جس میں
میرے اوھام تمنائیں امیدیں میری
میرے افکار مری یاس مرے حسرت و غم
بگڑے بگڑے سے خدوخال کی صورت ہی نظر آتے ہیں
بہتے پانی کے بہاؤ کی تمنا ہے ڈبو دے ان کو
بہتے پانی کا تقاضا ہے بہا کر لے جائے
میرے چہرے کے یہ بگڑے خدوخال
بہتے پانی کی بھی کیا بات ہے پاکیزہ و شفاف خنک آب رواں
ایک بوند اس سے نکالو تو وہ آنسو بن کر
پھر ٹپک جائے اسی آب رواں میں شاید
فرد کی زیست سے یہ موت اسے پیاری ہے
فرد کی زیست ہوس کاری ہے

وہی دن رات رات دن دن رات
دل صدف تھا کبھی جو منہ کھولے
بحر کے موج موج طوفاں میں

KitaabPoint.blogspot.com

اپنے دامن کو تر نہ کرتا تھا
دل صدف تھا کہ ابر نیساں کو
دیکھتا تھا بھرے سمندر میں
ایک بوند آرزو کے پہلو میں
بحر مواج! کاسہ خالی
تشنگی کا یہ رتبہ عالی
ایک قطرہ مراد تھی جس کی
وہ صدف آج ہے تہی دامن
اس کا نور حیات اس کا گہر
آنکھ سے نکلا اور خواب ہوا
کسی حسن گہر کی آب ہوا
دل صدف اب بھی ہے مگر خالی
دیکھنے اور سننے والوں کو
اس کے سینے سے بحر غم کی صدا
موج در موج ابھر کے آتی ہے
بحر جس نے اسے جنم بخشا
بحر جس نے اسے یہ غم بخشا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

میں پھر آؤں گا

میں پھر آؤں گا آؤں گا

یہ دروازہ کھلا رکھنا

گماں کے بتکدے میں وہ ہجوم کم نگاہی ہے

کہ میں گم ہو چلا ہوں میرے احساسات کے سائے

بہے جاتے ہیں اس سیلاب میں جو اہل یورپ نے

مرے مشرق کے شہروں میں کیا برپا' اندھیرے اُمڈے آتے ہیں

گھٹاؤں کی طرح مغرب سے۔ اب یونان کے اصنام

پتھر بن چکے ہیں کون ان کی پوجا کرتا ہے

مذاہب ایٹمی بھٹی میں جل کر راکھ ہیں وہ

راکھ جو اب معبدوں سے اڑ کے آتی ہے

تمدن فیکٹری کی بھاپ میں ہے جو انجنوں سے اڑ کے آتی ہے

محبت جسم کی بھٹی کا شعلہ ہے یہ اندھوں کی تجارت کے لیے جنس گراں ہے

کوئی گا ہک اس کا آ جائے

تو دنیا اس پر ہنستی ہے

بظاہر اجلی دیواریں ہیں۔ راہیں قمقموں سے چاندنی کو مات کرتی ہیں

مگر کس کے لیے یہ راستوں کی روشنی ہے لوگ کب کے

آدمی کی لاش کو بھٹی میں جھونکے آئے

بپا ہے شور و شر کتنا کہ انسان ہو گیا آزاد

KitaabPoint.blogspot.com

فکرودور بینی سے محبت اور سچائی کے چنگل سے

حیاانصاف سے

اب قتل عین آدمیت ہے

کسی کو زندگی کے دکھ سے رہا کرنا یہی تو آدمیت ہے

میں اس منظر میں خود گم ہو چلا تھا۔ جانے کیا تھا

میں نے تیری چیخ کے خنجر سے اپنے دل کو چیرا

اور جاگ اٹھا

بھیانک تھا یہ خواب زندگی

میں جا رہا ہوں پھر بھرے بازار میں

انسان کی آنکھوں کو لے کر آؤں گا

کہ میں دکھوں تجھے تو کون ہے جس نے

مجھے اس ظلمت حاضر سے چھٹکارا دلایا ہے

میں پھر آؤں گا آؤں گا

یہ دروازہ کھلا رکھنا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

منزل بہ منزل

عہد وفا کہاں کا فقط نام کے لیے
ہم اس گلی میں جاتے ہیں الزام کے لیے

لے کر چراغ ڈھونڈ رہے ہیں شب فراغ
جو مر رہے تھے صبح گل اندام کے لیے

پھر جی میں ہے کہ سلسلہ جنباں ہو یاد یار
کچھ تو قرار ہو ہوس خام کے لیے

راتیں ہوں اس کے روئے شفق زا کے واسطے
صبحیں ہوں اس کی زلف سیہ فام کے لیے

سیمائے سیم تاب پہ ہو ماہ کا گماں
آنکھیں ہوں دو چراغ سر شام کے لیے

عارض ہوں اس کے سرمئی آنچل میں آتشیں
لب مرتعش ہوں وہ بھی مرے نام کے لیے

KitaabPoint.blogspot.com

آنکھیں اٹھیں تو سرخیِ افسانہ درکنار
نظریں ملیں تو عرضہ پیغام کے لیے

وہ سر بسر جمال ہے لیکن بنام ناز
اک جلوہ اور بھی ہو لب بام کے لیے

وہ آئے اور سنائے فسانے تمام رات
شانے پہ سر دھرے ہوئے آرام کے لیے

اے عشق کیا ہمیں پہ ہے دار و مدار زیست
ہم رہ گئے ہیں گردشِ ایام کے لیے

کوئی امید کوئی تمنا کوئی مراد
جیتا ہے کون یوں سحر و شام کے لیے

اب ماتم فراق ہے اور اشک بے بسی
آنکھوں میں تھے ظفر یہی انجام کے لیے

وہ دن گئے کہ مرتے تھے دیدا کے لیے
اب جی رہے ہیں لذتِ اظہار کے لیے

KitaabPoint.blogspot.com

مٹی کی مورتی تھی کبھی سجدہ گاہ شوق
اب سر ہے آستان در یار کے لیے

راتوں کی نیند تھی کبھی زلفوں کی چھاؤں میں
اب جاگتے ہیں دیدہ بیدار کے لیے

دل سینے میں جی جیب خریدار حسن تھا
اب آ گیا ہے رونق بازار کے لیے

اب دل ہے اہل دید کی خاطر وہ آئینہ
جو راہ دیکھتا ہو خریدار کے لیے

اب عشق لازوال ہے خورشید نیم شب
خورشید روز کاسہ ہے انوار کے لیے

اب لا مکاں ہے منزل و مقصود آ گہی
یعنی سکوت ہے لب گفتار کے لیے

اس درد کی طلب ہے جو پہلو میں دل بنے
منصور بیقرار ہے پھر دار کے لیے

KitaabPoint.blogspot.com

ہر چند سوز ہجر سے ہم اب بھی روئے ہیں
موتی پروئے ہیں سر ہر خار کے لیے

دیوار و در سے اب ہمیں نسبت نہیں رہی
ہم شاخ گل ہیں گوشہ گلزار کے لیے

دنیا کا ہے خیال نہ عقبیٰ کا غم ظفر
جاں ہے سو نذر احمد مختار کے لیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اہل دل گر ترے جلوؤں

اہل دل گر ترے جلوؤں کا تقاضا ہوتے
کبھی پردہ کبھی سایہ کبھی عنقا ہوتے

ہے تری یاد میں بھی تیری ہی محفل کا سماں
اور محفل میں جو ہم ہوتے تو تنہا ہوتے

دیکھ اے ریگ رواں ہاتھ ترے کیا آیا
خاک میں مل گئے ہم نقش کف پا ہوتے

اپنا یہ حال کہ پرساں بھی نہیں ہے کوئی
تیرا غم ہوتے تو کس کس کی تمنا ہوتے

دشت سناٹے میں بھی انجمن آرا ہم سے
اور ہم دشت میں ہیں موجہ دریا ہوتے

شہر ہیں اہل خرد اہل ہوس کے زنداں
ایک مجنوں انہیں ملتا تو یہ صحرا ہوتے

KitaabPoint.blogspot.com

اہل ظاہر پہ کھلے کیا سبب کیف و نشاط
ہم نہیں بادہ بیگانہ سے رسوا ہوتے

زندگی نسبت خورشید سے پر نور ہوئی
تجھ سے ہم در نہ ہوتے تو بھلا کیا ہوتے

اپنے ہی دم سے ظفر یاد بھی فریاد بھی ہے
ہم نہ ہوتے تو نہ مسجد نہ کلیسا ہوتے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کچھ تو اس غم کا

کچھ تو اس غم کا احترام کریں
ڈوبتے دل ہی کو سلام کریں

ہر کوئی اپنا غم چھپاتا ہے
آؤ ہم اپنے غم کو عام کریں

ہم غم دل کو جاں سمجھتے ہیں
کیوں غم دل کو غرق جام کریں

جس جگہ ان کی یاد آ جائے
اہل دل بھی وہیں قیام کریں

پھر دل و جان میں ہے بپا کہرام
کیوں نہ ورد زبان وہ نام کریں

کوئی سنتا نہیں اگر نہ سنے
ذکر ان کا ہی صبح و شام کریں

KitaabPoint.blogspot.com

دل کو تسکین تو ہو ہی جائے گی
در و دیوار سے کلام کریں

فرقت وصل ہیں حجاب خیال
ہم مگر کیوں خیال خام کریں

ہے ترا نام زندگی ہم کو
قیس و فرہاد اپنا نام کریں

ہم ظفر ہیں ہمارا کام ہے عشق
آ غم دل ہم اپنا کام کریں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

شکست دل تھی کہ شام

شکست دل تھی کہ شام فراق تھی پیارے
چھلک پڑے مری آنکھوں سے رات کے تارے

وفا کے سخت مراحل ہیں جاں گداز بہت
ترے حضور مگر کون حوصلہ ہارے

وہ آشنا جنہیں میری وفا قبول نہ تھی
ترے خیال میں نکلا تو مل گئے سارے

کس آسماں پہ اڑا جا رہا ہوں تیرے لیے
مرے قریب سے ہو کر گئے ہیں سیارے

ہر ایک سانس پہ ہے مرگ و زیست کا پہرہ
نہیں مجال کہیے اذن کوئی دم مارے

زباں کا عجز نگاہوں میں سجدہ ریز ہوا
خوشا کہ اشک بنے آرزو کے ہرکارے

KitaabPoint.blogspot.com

مرے جنوں کا تماشا کرے گا کون ظفر
کہاں یہ لوگ مرا ساتھ دیں گے بیچارے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

فکر انساں کو مسئلے ہیں

فکر انساں کو مسئلے ہیں بہت
ورنہ دل کے معاملے ہیں بہت

مٹتا جاتا ہے زندگی کا شعور
یعنی اس راہ پر چلے ہیں بہت

مرگ و ہستی بھی ہیں فریب خیال
منزلیں ہیں تو مرحلے ہیں بہت

دشت چشم غزال سے روشن
اور گھر میں دیئے جلے ہیں بہت

کس نے کس کا جمال دیکھا ہے
شہر میں گورے سانولے ہیں بہت

راہ بے خار اختیار نہ کر
پائے دریا پہ آبلے ہیں بہت

KitaabPoint.blogspot.com

اب بھی فرقت کے دکھ اٹھا لوں گا
آ بھی جاؤ کہ حوصلے ہیں بہت

تیرے آنے کا ذکر کرتے ہیں
کیا کہوں لوگ من چلے ہیں بہت

دھول راہوں کی سر پہ ڈالتا ہوں
مجھ سے اس خاک کے تلے ہیں بہت

میں ہوں اور شام انتظار ظفر
کیسے جانوں کہ دن ڈھلے ہیں بہت

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جو حروف لکھ گیا تھا

جو حروف لکھ گیا تھا مری آرزو کا بچپن
انہیں دھو سکے نہ دل سے مری زندگی کے ساون

وہ جو دن بکھر چکے ہیں وہ جو خواب مر چکے ہیں
میں انہیں کا ہوں مجاور مرا دل انہیں کا مدفن

یہی ایک آرزو تھی کہ مجھے کوئی پکارے
سو پکارتی ہے اب تک مجھے اپنے دل کی دھڑکن

تری منزل وفا میں ہوا خود سے آشنا میں
تری یاد کا کرم ہے کہ یہی ہے دوست دشمن

ترے رو برو ہوں لیکن نہیں روشناس تجھ سے
تجھے دیکھنے نہ دے گی ترے دیکھنے کی الجھن

مرے حال کی خبر دے کوئی ٹوٹتا ستارہ
کہ یہ کوہ و دشت و صحرا ہیں سکوت شب سے روشن

KitaabPoint.blogspot.com

ظفر آج دل کا عالم ہے عجیب کس سے پوچھوں
وہ صبا کدھر سے آئی جو کھلا گئی یہ گلشن

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

میں لپٹتا رہا ہوں

میں لپٹتا رہا ہوں خاروں سے
تم نے پوچھا نہیں بہاروں سے

چاندنی سے سحاب پاروں سے
جی بہلتا ہے یادگاروں سے

آمرے چاند رات سونی ہے
بات بنتی نہیں ستاروں سے

منزل زندگی ہے کتنی دور
پوچھ لیتا ہوں راہگزاروں سے

بات جب بھی چھڑی محبت کی
خامشی بول اٹھی مزاروں سے

ایک بھی آفتاب بن نہ سکا
لاکھ ٹوٹے ہوئے ستاروں سے

KitaabPoint.blogspot.com

شام غم بھی گزار دی ہے ظفر
کھیلتے کھیلتے غباروں سے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مسلسل

پانی کو آگ کہہ کے مکر جانا چاہیے
پلکوں پہ اشک بن کے ٹھہر جانا چاہیے

صوت و سخن کے دائرے تحلیل ہو گئے
قوس نظر سے دل میں اتر جانا چاہیے

احساس کی زباں کو لغت سے نکال کر
معنی کی سرحدوں سے گزر جانا چاہیے

دنیا کی وسعتیں ہیں بہ اندازہ نظر
یہ دیکھنے کا کام ہے کر جانا چاہیے

تنہا نظر پہ کیجئے کس دل سے اعتبار
دل کو بھی تا بہ حد نظر جانا چاہیے

غم ہائے زندگی سے نہ تھا عمر بھر فراغ
اب کچھ تو زندگی کو سنور جانا چاہیے

KitaabPoint.blogspot.com

جاؤں کہاں کہ خود مری راہیں سفر میں ہیں
راہیں سفر میں ہوں تو کدھر جانا چاہیے

زنجیری مکاں ہے جہاں حسن لامکاں
اس انجمن میں بار دگر جانا چاہیے

زمزم حریم کعبہ میں ہے مامتا کا دل
ہے شرط زیست ڈوب کے مر جانا چاہیے

جاں ہو اگر متاع طلب سے عزیز تر
پروانوں کو چراغ سے ڈر جانا چاہیے

یارو سنا ہے آپ میں گم ہو گیا ظفر
اس خانماں خراب کے گھر جانا چاہیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہستی فنا میں ہے

ہستی فنا میں ہے کہ بقا میں پتا ملے
ہم جوئے کوہسار تھے دریا میں آ ملے

جاؤں کدھر کہ دشت تمنا میں ہر طرف
مجھ کو خود اپنے نقش قدم جا بجا ملے

ہر بار ان سے پہلی ملاقات کا گماں
ہر مرتبہ یہ وہم کہ ہم بار ہا ملے

دل ساز درد و غم ہی سہی چھیڑ کر تو دیکھ
ممکن ہے اس میں تجھ کو خود اپنی صدا ملے

ہم کو حرم میں بھی نہ رہا بندگی کا ہوش
ڈھونڈا کیے کہ ان کا کہیں نقش پا ملے

میں اور جمال دوست کی توہین الاماں
کیسے کہوں کہ اک دل بے مدعا ملے

KitaabPoint.blogspot.com

یادوں کا سلسلہ ہے کہ اشک رواں ظفر
تھے کیسے کیسے دوست جو مٹی میں جا ملے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مری نگاہ بھی تو

مری نگاہ بھی تو تو مرا خیال بھی ہے
مگر یہ دل کہ جسے حسرت وصال بھی ہے

بچھڑتے یاروں کا ماتم کروں تو کیسے کروں
میں جانتا ہوں کہ اپنا یہی مال بھی ہے

چراغ صبح تھے میرے رفیق تنہائی
یہ ڈوبتی ہوئی شب میرے حسب حال بھی ہے

مرے وجود کے در پے بھی ہے ہوائے فنا
اب آ بھی جا کہ یہی زیست لازوال بھی ہے

گزرتے چہروں کو حسرت سے دیکھتا ہوں میں
کہ جیسے کوئی ترے حسن کی مثال بھی ہے

ہنوز تازہ ہے وہ ساعت نگاہ کرم
اگرچہ رخ پہ مرے گرد ماہ سال بھی ہے

KitaabPoint.blogspot.com

ترا فریب محبت ہے جنت امکاں
جو یہ نہ ہو تو مری زندگی وبال بھی ہے

نہ ہو امید تو کیسے اٹھائے بار سفر
جسے خبر ہو کہ ملنا تیرا محال بھی ہے

ظفر یہ میرا مقدر کہ اس کو چاہتا ہوں
جو خود جمیل بھی آئینہ جمال بھی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دن کو شب کرنا پڑے

دن کو شب کرنا پڑے شب کو سحر کرنا پڑے
کیا کروں گر زندگی کو یوں بسر کرنا پڑے

اور ہو جاتے ہیں نظروں کی رسائی سے بلند
جن ستاروں کو چراغ رہگذر کرنا پڑے

کہہ رہی ہے کچھ فضا میں پھیلتی افسردگی
آج شاید ہر فسانہ مختصر کرنا پڑے

تیرے کوچے میں ترے درد تک کوئی دوری نہیں
اور اگر رستے کے لوگوں پر نظر کرنا پڑے

اجنبی شہروں میں تجھ کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں
دیکھئے کب تک نظر کو دربدر کرنا پڑے

دھن سلامت ہے تو ہر اک سنگ سنگ میل ہے
منزلیں ہیں سامنے جب تک سفر کرنا پڑے

KitaabPoint.blogspot.com

خون دل سے سینچے کشت ہنر لیکن ظفر
حیف ہے اس اشک پر جس کو گہر کرنا پڑے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جو تیری یاد میں سہانے

جو تیری یاد میں سہانے تھے
ایسے لمحے مگر نہ آنے تھے

ابتدائے فراق میں اے دوست
آرزوؤں کے بھی زمانے تھے

ہم گئے تیری بارگاہ میں بھی
سچ ہے تیرے بھرے خزانے تھے

تیرے تجدید عہد پر خوش ہوں
وہ تعلق بہت پرانے تھے

آج ان سے در قفس بھی کھلا
جن بگولوں میں آشیانے تھے

مر مٹے تیری آرزو لے کر
اہل غم کس قدر سیانے تھے

KitaabPoint.blogspot.com

جن سے کائی ہے کشت بدنامی
وہ ظفر آنسوؤں کے دانے تھے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جمال آپ خدا آپ ہی

جمال آپ خدا آپ ہی پجاری ہے
مجھے نگاہ سے چشم نگاہداری ہے

میں ایک شام محبت کی یاد کو رو لوں
پھر اس کے بعد شب تار تیری باری ہے

زبان طوق سے کہہ بھی چکے ہیں دیوانے
نزاع حرف و سخن ہے کہ اب بھی جاری ہے

جو مجھ سے کہتے ہیں میں صبر اختیار کروں
یہ سوچتے کہ محبت بھی اختیاری ہے

گزر کے آپ سے تیری طلب میں نکلا تھا
یہ کیا کہ اب بھی وہی دل کی بیقراری ہے

میں تیرے لمحہ فرقت کو موت سمجھا تھا
مگر یہ سلسلہ روز و شب کہ جاری ہے

KitaabPoint.blogspot.com

ہماری ذات ہے یا آبروئے آئینہ
ترا خیال ہے یا زندگی ہماری ہے

مری وفا کو جنوں کہہ رہے ہیں اہل خرد
اسی جنوں سے زمانے پہ وجد طاری ہے

دل و نظر کے تصادم کا عکس دیکھ ظفر
وہ پوچھتے ہیں کہو شب کہاں گزاری ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خرد کا کام بھی دیوانگی

خرد کا کام بھی دیوانگی سے لے جاؤں
سنے وہ یا نہ سنے اپنی سی کہے جاؤں

حیات نے مجھے بیگانہ کر دیا خود سے
وہ آئینہ ہے کہاں جس کے سامنے جاؤں

ہوا یہ حال کہ لیتے ہیں دوست ہاتھوں ہاتھ
عجب نہیں ہے کہ اب اپنے ہاتھ سے جاؤں

نہ پوچھ بیٹھا ہوں کس آس پر سر منزل
جو ہو امید تو میں عمر بھر چلے جاؤں

خزاں کی چاندنی شب میں ہے شاخ شاخ اداس
بہار آئے گی کب کس سے پوچھنے جاؤں

ہر ایک یاد سے گزرا ہوں تری یاد کے ساتھ
یہ زندگی ہے تو کیا اپنی جان سے جاؤں

KitaabPoint.blogspot.com

گدائے کوئے وفا ہوں شہ جہاں ہوں ظفر
کسی کے در پہ میں کیوں جاؤں کس لیے جاؤں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اے بے خبری جی کا

اے بے خبری جی کا یہ کیا حال ہے کل سے
رونے میں مزا ہے نہ بہلتا ہے غزل سے

یا شہر کی دیواروں میں ہے قید مرا غم
یا دشت کی پنائی میں ہیں یادوں کے جلسے

باتوں سے سوا ہوتی ہے کچھ وحشت دل اور
احباب پریشاں ہیں مرے طرز عمل سے

تنہائی کی یہ شام اداسی میں ڈھلی ہے
اٹھتا ہے دھواں پھر میرے خوابوں کے محل سے

راتوں کی ہے تقدیر ترا چاند سا چہرہ
نظروں میں ہیں تصویر ترے نین کنول سے

میں جاں سے گزر جاؤں مگر دل میں ترا غم
وہ پھانس ہے نکلے گی نہ جو دست اجل سے

KitaabPoint.blogspot.com

دیکھو مری تسکین یہ بیتابی جاں سے
پائے گا زمانہ بھی سکوں اپنے خلل سے

چھائے ہیں مرے ذہن پہ صدیوں کے دھندلکے
میں وقت نہیں گرچہ ہوں گردش میں ازل سے

جو بات ظفر میرے بیاں میں نہیں ملتی
ممکن ہے وہ پا جائے مرے رنگ غزل سے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نگاہ جلوہ نما ہے

نگاہ جلوہ نما ہے نظر بہائے طلب
میں ابتدائے طلب ہوں میں انتہائے طلب

کسی کے رخ پہ نہیں تیری جلوہ سامانی
نظر اٹھائے تو کیا تیرا مبتلائے طلب

ملے تو خضر سے پوچھوں کہ زندگی کا دوام
بکار ہے کہ نہیں بہر بینوائے طلب

دل و نگاہ میں ہے کوئی باعث غم دل
میں اپنے دل سے ہوں مجبور اے خدائے طلب

بہت عجیب ہے یہ رزم گاہ ظلمت و نور
عجیب تر ہیں مگر میرے دشت ہائے طلب

مرا قصور کہ میں زندگ کو چاہتا ہوں
مری خطا کہ ہوں میں کشتہ ادائے طلب

KitaabPoint.blogspot.com

برائے زیست سمجھتا تھا ہر طلب کو ظفر
مگر یہ کیا کہ ہے خود زیست ہی برائے طلب

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہجر کی رات بسر ہو تو

ہجر کی رات بسر ہو تو سحر ہو تو کہوں
خامشی خود مری آواز اگر ہو تو کہوں

اے سراپائے کرم میری یہ حالت کیوں ہے
میری آنکھوں میں ترا رنگ نظر ہو تو کہوں

میری ہر سانس میں اک موت ہے پنہاں و عیاں
اے حیات ابدی تجھ پہ اثر ہو تو کہوں

چھوڑ کر مجھ کو مرے حال پہ جانے والے
تجھ کو واماندہ منزل کی خبر ہو تو کہوں

زندگی ماضی و مستقبل و امروز سہی
حال کے لمحہ حائل سے مفر ہو تو کہوں

سب فریب دل و دیدہ ہے چہ صحراچہ سراب
میری راہوں سے اگر تیرا گزر ہو تو کہوں

KitaabPoint.blogspot.com

ہر نظر اور ہے انداز نظر دیکھ ظفر
کوئی نظارہ وہی بار دگر ہو تو کہاں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

وہ میری جان ہے دل

وہ میری جان ہے دل سے کبھی جدا نہ ہوا
کہ اس کا غم ہی مری زیست کا بہانہ ہوا

نظر نے جھک کے کہا کہ مجھ سے کیا دم رخصت
میں سوچتا ہوں کہ کس دل سے وہ روانہ ہوا

نم صبا مئے مہتاب عطر زلف شمیم
وہ کیا گیا کہ کوئی کارواں روانہ ہو

وہ یاد یاد میں جھلکا ہے آئینے کی طرح
اس آئینے میں کبھی اپنا سامنا نہ ہوا

وہ چند ساعتیں جو اس کے ساتھ گزری ہیں
انہی کا دور رہا اور جاودانہ ہوا

میں اس کے ہجر کی تاریکیوں میں ڈوبا تھا
وہ آیا گھر میں مرے اور چراغ خانہ ہوا

KitaabPoint.blogspot.com

وہ لوٹ آیا ہے یا میری خود فریبی ہے
نگاہ کہتی ہے دیکھے اسے زمانہ ہوا

میں اپنے درد کی نسبت کو دل سمجھتا ہوں
قفس جو ٹوٹ گیا میرا آشیانہ ہوا

اب اس کی یاد ہے سرمایہ حیات ظفر
نہیں تو میرا ہے کیا میں ہوا ہوا نہ ہوا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

عشق ہے حسن کے پردے

عشق ہے حسن کے پردے میں خریدار اپنا
لٹ گئے قلب و نظر دیکھ کے معیار اپنا

عرش و معراج ہو یا طور و تجلی یارو
اپنے آئینے میں ہے حسن پرستار اپنا

تیرے انکار سے پتھر بھی خدا بن بیٹھے
تیرے اقرار سے کرنا پڑا انکار اپنا

تیرے انوار سے قائم ہے حقیقت میری
کیا کہوں ورنہ ہے کیا سایہ دیوار اپنا

تیرے دم سے یہ ہوئی قدر افزائی میری
کہ مرے منہ سے بھی سنتا ہے وہ اقرار اپنا

میں تیری جلوہ گہ ناز سے کب آتا تھا
یہ تو کہیے کہ رہا دل ہی نگہدار اپنا

KitaabPoint.blogspot.com

اس کی توفیق کا بہروپ ظفر ہے ورنہ
زندگی اپنی نہ یہ طالع بیدار اپنا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دھوپ بھی سوزاں ہے

دھوپ بھی سوزاں ہے دشت ہو کہ ساتھ
دوڑتا ہے سایہ ہر آہو کے ساتھ

لفظ تھا محراب ابرو سے عیاں
کھل اٹھا تیرے لب دلجو کے ساتھ

اے دل اے نظارہ باز رنگ و بو
کیا ہوئی آخر کو رنگ و بو کے ساتھ

ریگ ساحل ماہی بے آب تھی
موج میں آئی ہے آب جو کے ساتھ

سونی گلیوں کا مقدر جاگ اٹھا
رات بھر پھرتا ہوں اک مہ رو کے ساتھ

دیکھنے والے مری سنتے نہیں
کہہ رہا ہوں بات ہر آنسو کے ساتھ

KitaabPoint.blogspot.com

سوز جاں سے ہے جہاں روشن ظفر
ناچتی ہے رات بھی جگنو کے ساتھ

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سوچتا ہوں یہ مرا

سوچتا ہوں یہ مرا ہی شغل تنہائی نہ ہو
ورنہ ہر سو تو ہو ہر صورت ترا آئینہ ہو

تو تو ہے جلوہ بجلوہ اے جمال لازوال
وہ کرے کیا جس کی آنکھوں ہی میں بینائی نہ ہو

میں نے مانا ہے خدا کو اپنی ہستی دیکھ کر
کیسے ممکن ہے تماشا ہو تماشائی نہ ہو

دل ہے یوں خاموش جیسے اب دھڑکتا بھی نہیں
جیسے مجھ کو اب کسی کی یاد بھی آئی نہ ہو

یوں نظر میں آ کہ اپنا ہوش بھی جاتا رہے
دل میں یوں بس جا کہ پھر احساس تنہائی نہ ہو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

روز اس کوچے میں جانے

روز اس کوچے میں جانے کو تو جاتا ہوں مگر
پردہ دار شوق یہ ڈر ہے کہ رسوائی نہ ہو

بے تعلق یوں گزرتا ہوں کہ دیکھا ہی نہیں
دیکھتا ہوں اس طرح جیسے شناسائی نہ ہو

اس کا ملنا بھی قیامت اس کی دوری بھی عذاب
اس قدر بھی کوئی اپنے غم کا شیدائی نہ ہو

شعر کہتے جایئے اور اپنا جی بہلایئے
بزم جاناں میں ظفر جب تک پذیرائی نہ ہو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پہروں آس نہ پاس ہے

پہروں آس نہ پاس ہے کوئی ایسی بھی کیا ویرانی ہو
کل تک کی وہ گہما گہمی جیسے بات پرانی ہو

جانے کب تک یہ سناٹا میری جان کو کھائے گا
کبھی تو درد کے بادل اٹھیں کبھی تو شام سہانی ہو

پتھر دل ہوں تیرے فراق کا غم سہہ کر بھی ہنستا ہوں
اب وہ میرا دکھ اپنائے جس کی آنکھ میں پانی ہو

چاند کی بستی عشق نے مانگی تھی لیکن کب چاہا تھا
ایسی ہو نایاب محبت غم کی یہ ارزانی ہو

ہائے وہ بھینی بھینی خوشبو گھر گھر اس کا چرچا ہے
وہ آئے تو کیسے آئے جو خود رات کی رانی ہو

دیواروں پر ابھرے ہوئے ہیں سائے تیری یادوں کے
یوں سنتا ہوں آوازوں کو جیسے کوئی کہانی ہو

KitaabPoint.blogspot.com

ہجر کی رات تو کٹ جائے گی لیکن کاٹے کون ظفر
وہ کس آس کا دامن تھامے جس کی ہستی فانی ہو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اجنبی ہے تمام شہر

اجنبی ہے تمام شہر جنوں
تم کہاں ہو تم ہی سے پوچھتا ہوں

کون ان وادیوں سے گزرا ہے
دل کی حالت کہوں تو کس سے کہوں

رو چکا اپنی آرزوؤں کو
اب مجھے فرصتیں ہیں گونا گوں

کاش تو میرے دل کی بات کرے
کاش میں تیرے دل میں جھانک سکوں

ہر کوئی اپنی راہ چلتا ہے
ہو مقابل کوئی تو بات کروں

میں ہوں اور اپنی آگہی کا فریب
کون پوچھے یہ کس خیال میں ہوں

KitaabPoint.blogspot.com

دوستی بار دشمنی سے نزار
دشمنی شرم دوستی سے زبوں

زندگی کے لیے نہیں یہ جہاں
میرے بس میں ہو تو یہاں نہ رہوں

دل و جاں میں ہرے زہر تنہائی
چل غم دوست تیرے ساتھ چلوں

حسرت دل پہ ہنس رہا ہوں ظفر
مجھ سے جو ہو سکے سو کر گزروں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اک ماہ وش و ماہ

اک ماہ وش و ماہ رخ و ماہ لقا نے
بخشے ہیں مجھے چاند پہ جانے کے بہانے

اب یوں ہے کہ تھمتا نہیں آنکھوں کا برسنا
آیا تھا کوئی آگ لگانے کہ بجھانے

لو پھر نئی امید کی قندیل جلا کر
بیٹھا ہوں کسی مردہ تمنا کے سرہانے

بیٹھا ہوں تری راہ میں کیا جانیے کب سے
اس آس میں بیٹھا ہوں کہ پلٹیں گے زمانے

کیا شعبدہ گر ہے تیری دزدیدہ نظر بھی
اک پل میں دکھائے مجھے سو خواب سہانے

جینے میں ظفر کیا ہے جو مرنے میں نہیں تھا
مجبور کیا ہے مجھے آئین وفا نے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تیرا کیا ہوگا جو وہ

تیرا کیا ہو گا جو وہ دل سے بھلا دے مجھ کو
اے غم دوست کوئی اور سزا دے مجھ کو

تیرنا سیکھ لیا ڈوب کے بحر غم میں
اب کوئی موج کنارے سے لگا دے مجھ کو

اک نظر نے مجھے عرفان تمنا بخشا
اک نظر اور جو دیوانہ بنا دے مجھ کو

کنج صحرا ہی غنیمت ہے کہ جب گھبراؤں
اپنا ہی گزرا ہوا وقت صدا دے مجھ کو

تیرے دل میں ہے جگہ میری تو پامال نہ کر
اور پتھر ہوں تو رستے سے ہٹا دے مجھ کو

جان سے جانے کا اندازہ تو آ جائے مجھے
اٹھ کے آغوش سے جانے کی ادا دے مجھ کو

KitaabPoint.blogspot.com

جام سقراط میں بھی بادہ حافظ ہے ظفر
شرط یہ ہے کہ وہ خود آ کے پلا دے مجھ کو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

چپ ہیں دیوار کی

چپ ہیں ہیں دیوار کی طرح سائے
یہ مرے راستے میں کیوں آئے

منہ سے نکلے تو جاں پہ بن جائے
دل کی دل ہی میں رہ گئی ہائے

اہل فن گفتگو کے کیا معنی
بات ہو تو ہزار پیرائے

یہ دعائے سحر سے یا فریاد
ننگی شاخوں نے ہاتھ پھیلائے

پھر اسے دیکھنے کی حسرت ہے
دیکھ کر جس کو ہوش اڑ جائے

سوچ میں کھو گئے ہیں دیوانے
کون اہل خرد کو سمجھائے

KitaabPoint.blogspot.com

موت سے جس کا دم نکلتا ہو
زندگی کا فریب کیوں دکھائے

رات آئی ہے یاد دوست لیے
دیکھئے یاد دوست کیا لائے

دل نہ سنبھلے گا اس غزل سے ظفر
کوئی فانی کے شعر دہرائے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کوئے وفا میں جب کوئی

کوئی وفا میں جب کوئی نغمہ سرا ہوا
میں رو دیا کہ زخم محبت ہرا ہوا

وعدے کی شام بھی تھی کسی آرزو کی لاش
دل بھی لہو تھا دن کی طرح ڈوبتا ہوا

تو بھی مری نگاہ میں ہے اے رہیں جاں
میں بھی ترے خیال سے رشتہ بپا ہوا

تھا دلفریب شعلہ رخ پر نظر کا رنگ
وہ بھی مرا گمان تھا جو تری ادا ہوا

مل کر بھی تجھ سے مل نہ سکا اور دیکھنا
آئینہ دیکھتے ہی ترا سامنا ہوا

میری وفا بھی تری محبت کا ہے کمال
مجھ سے وگرنہ اس سے سوا اور کیا ہوا

KitaabPoint.blogspot.com

ہم جن کی اک ادا کو ترستے رہے ظفر
وہ پاس سے گزر گئے یوں بار ہا ہوا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

عید کا چاند ہے

عید کا چاند ہے قسمت سے نظر آ جائے
دل نہ مانے گا تمنا ہے کہ دیکھا جائے

قرب و دوری کو تو م اہل وفا جانتے ہیں
دور جتنا ہو وہ اتنا ہی قریب آ جائے

جان لیتا ہوں کہ اس شوخ کا گھر آ پہنچا
دو قدم جب نہ چلا جائے نہ سنبھال جائے

آہ وہ اشک جو آنکھوں سے نہ باہر نکلے
ہائے وہ لہر جو ساحل پہ سکوں پا جائے

اب تو ہر سانس میں ہے آتی ہوئی موت کا غم
جان ہی جائے تو یہ جان کا دھڑکا جائے

میں ہی اک تیری محبت میں نہیں آوارہ
تو وہ جادو ہے جو ہر آنکھ پہ چلتا جائے

KitaabPoint.blogspot.com

اس کے انداز حیا کی کوئی حد بھی ہے ظفر
دیکھنے والا نظر ملتے ہی گھبرا جائے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

غم تھا تنہائی تھی

غم تھا تنہائی تھی کھل کے رو لیے
دوست آئے ہیں تو ہنسئے بولئے

شوق منزل ہے مسافر ورنہ ہم
جو ملا ہمراہ اس کے ہو لیے

میری خلوت میں بھلا آتا تھا کون
یاد آ جاتی ہے کس کس کو لیے

ہر جنازے سے یہ آتی ہے صدا
جاگئے حضرت بہت دن سو لیے

سن کے دل کی بات چپ ہو جایئے
دیکھ کر دنیا کو آنکھیں کھولیے

سب ترے لطف نظر کا فیض تھا
کہنے کو ہم نے یہ غم سہہ تو لیے

KitaabPoint.blogspot.com

یہ کہاں کی ہوش مندی ہے ظفر
پھول کو چاہا تو کانٹے بو لیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دہر کی آنکھ میں ہے

دہر کی آنکھ میں ہے بحر بھی اک قطرہ خوں
اپنے آنسو پہ نظر جائے تو میں ہنس نہ پڑوں

میں وہ عاقل کہ ترے غم میں چھپا بیٹھا ہوں
ورنہ یہ دور ہے خود اپنی فراست سے زبوں

دل وہ دیوانہ کہ بیگانہ ہے ہر صورت سے
آنکھ وہ شوخ کہ ہر شکل میں تجھ کو دیکھوں

میں نے دیکھا ہے تجھے جلووں کے آئینے میں
ایسے جلوے کے تجھے دیکھ کے بھی دیکھ سکوں

فاصلے طے تو ہوئے چشم زدن میں لیکن
تیرے ملنے کی تمنا کو کہاں لے جاؤں

لوٹ گئیں راہ وفا میں مری یادیں شاید
اب تو میں خود ہی ترا عالم تنہائی ہوں

KitaabPoint.blogspot.com

یہ گماں ہے کہ مجھے کوئی پکارے گا ظفر
خود فریبی کے اس آزار سے نکلوں تو چلوں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کرے گا کیا مجھے

کرے گا کیا مجھے یہ بادہ شبانہ خراب
دل اس گلی میں ہے میں دربدر ہوں خانہ خراب

یہ دشتی تمنا کہ جان سے گزروں
یہ دوست داری دنیا کہ ہے زمانہ خراب

شراب نام ترا رقص آرزو تیری
نہ پوچھ کون ہے مست شراب خانہ خراب

کہا نہ تھا کہ محبت ہے کار بے ہنراں
یہ دل بنا نہ خرابہ یہ گھر ہوا نہ خراب

خطا معاف یہ دنیا ہے نقص فن کی دلیل
بصد کمال بہ پایاں ہے ہر فسانہ خراب

یہ آج کوئے ملامت میں کون آیا ہے
بحال خستہ و بے دل زخود روانہ خراب

KitaabPoint.blogspot.com

خراب ہونا ہی ٹھہرا ظفر تو شاد رہو
وہی ہے خوب جسے کر گیا زمانہ خراب

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بادل جو برس کے چھٹ

بادل جو برس کے چھٹ گئے ہیں
پردے نظروں سے ہٹ گئے ہیں

تنہائی کی رات اتنی پھیلی
تاروں میں خیال بٹ گئے ہیں

تیزی سے گزرنے والے جھونکے
ہستی کا ورق الٹ گئے ہیں

زندہ نہیں ہم پہ زندگی سے
سائے کی طرح لپٹ گئے ہیں

آنکھوں میں وہ آنسوؤں کے مانند
آ آ کے پلٹ پلٹ گئے ہیں

کچھ دور نہ تھی وفا کی منزل
ہم آپ ہی رہ سے ہٹ گئے ہیں

KitaabPoint.blogspot.com

چھائے ہیں ظفر نگاہ و دل پر
وہ ہجر کے دن جو کٹ گئے ہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پھر وہی شام شام

پھر وہی شام شام تنہائی
رو برو پھر ہے شب کی پنہائی

وسعتوں کا بھرم نہیں کھلتا
مر کے کاٹا تھا دن کہ رات آئی

سایہ بن کر مدام ساتھ رہی
عمر بھر کی رفیق تنہائی

تہ بہ تہہ خامشی کا عالم ہے
چاندنی چھپ گئی گھٹا چھائی

راستے راہروؤں کے ساتھ گئے
پا بہ زنجیر ہیں تمنائی

اپنی اپنی تلاش منزل ہے
میں نے گم ہو کے آگہی پائی

KitaabPoint.blogspot.com

زندگی تو عذاب تھی ہی ظفر

جان لینے کو یاد یار آئی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اے دل کے مکیں

اے دل کے مکیں نظر میں آ جا
یا پردہ آرزو اٹھا جا

دنیا کا فسوں ہے زہر کا جام
پینا ہے یہی کہ دیکھتا جا

دیوار کے کان سن رہے ہیں
اے دوست نظر کا راز پا جا

نغموں پہ سکوت چھا گیا ہے
ساز رگ جاں پہ گنگنا جا

اے درد رواں خراب تر کر
دیوار خود آ گہی بھی ڈھا جا

یا روح کی وسعتوں میں گھر کر
یا بادہ بے خودی پلا جا

KitaabPoint.blogspot.com

صد رنگ ظفر ہے شام ہجراں
ہر رنگ میں اس کو دیکھتا جا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جس کا بدن ہے

جس کا بدن ہے خوشبو جیسا جس کی چال صبا سی ہے
اس کو دھیان میں لاؤں کیسے وہ سپنوں کا باسی ہے

پھولوں کے گجرے توڑ گئی آکاش پہ شام سلونی شام
وہ راجہ خود کیسے ہوں گے جن کی یہ چنچل داسی ہے

کالی بدریا سیپ سیپ تو بوند بوند سے بھر جائے گا
دیکھ یہ بھوری مٹی تو بس میرے خون کی پیاسی ہے

جنگل بیلے اور شہروں میں دھرا ہی کیا ہے میرے لیے
جگ جگ جس نے ساتھ دیا ہے وہ تو مری اداسی ہے

لوٹ کے اس پھر نہیں دیکھا جس کے لیے ہم جیتے ہیں
دل کا بجھنا اک اندھیر ہے یوں تو بات ذرا سی ہے

چاند نگر سے آنے والے مٹی کنکر رول کے لائے
دھرتی ماں چپ ہے جیسے کچھ سوچ رہی ہو خفا سی ہے

KitaabPoint.blogspot.com

ہر رات اس کی باتیں سن کر تجھ کو نیند آتی ہے ظفر
ہر رات اسی کی باتیں چھیڑیں یہ تو عجب بپتا سی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

وہ حسن التفات کہ

وہ حسن التفات کہ رسوا کیا مجھے
یہ بے رخی کہ بھول گیا مدعا مجھے

بیگانہ اک جہاں ہے تو ہر شخص اجنبی
پوچھے کوئی تو کیسے کہوں کیا ہوا مجھے

دل جل رہا تھا ہجر مسلسل کی آگ میں
ٹھنڈی ہوا چلی تو مزا آ گیا مجھے

تیرے بغیر تیرے لیے جی رہا ہوں میں
یوں ورنہ ایک پل بھی گوارا نہ تھا مجھے

محروم دید کر کے تماشا بنا دیا
تو نے تو چھپ کے اور بھی رسوا کیا مجھے

تیرا کرم کہ تو نے میرے پیش نظر رہا
ہر غم میں تیرے غم نے سہارا دیا مجھے

KitaabPoint.blogspot.com

حائل تھے تیری راہ میں دیر و حرم کے بت
اے دوست جاں پہ کھیل کے آنا پڑا مجھے

وارفتگی مری جو تری جستجو میں تھی
تو دیکھتا تو ساتھ مرے ڈھونڈتا مجھے

حیراں ہوں کس لیے کہ ظفر کوئے یار میں
لایا ہے کون بے خبری کے سوا مجھے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

یہ کس زباں سے کہوں تجھ

یہ کس زباں سے کہوں تجھ سے ہوں جدا کب سے
خبر بھی ہو کہ ہے پہلو میں درد سا کب سے

نظر ملی تو عجب کشمکش نے آ گھیرا
یہ اجنبی ہے خدا جانے آشنا کب سے

گلی سے لوگ گزرتے ہیں اور گزریں گے
گیا وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کے دیکھنا کب سے

یہ ہوش ہے کہ مگن ہوں ترے خیالوں میں
وہ بیخودی ہے کہ ہے تیرا سامنا کب سے

چھپا کے رکھتا ہوں سب سے متاع دل اپنی
لیے لیے اسے پھرتا ہوں جا بجا کب سے

تجھے بھلا نہ سکی میری خود فراموشی
نہ جانے مل بھی سکیں گے ہوئے جدا کب سے

KitaabPoint.blogspot.com

خدا کا نام بہت ہے خدا نصیب کرے
ظفر تجھے ہوئی توفیق یہ عطا کب سے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خوشا کہ دشت میں اک

خوشا کہ دشت میں اک نقش پا ملا تو سہی
نہ جانے کون تھا وہ کوئی اور تھا تو سہی

لپٹ گیا مرا سایہ بھی میرے قدموں سے
قدم ملا کے تری راہ میں میں چلا تو سہی

متاع وصل ملے گی بنقد محرومی
مری طرح ستم آرزو اٹھا تو سہی

یہ میری پستی ہمت کہ اس کے کوچے میں
میں اس کا نام نہ لیتا پکارتا تو سہی

قریب سے وہ ہوا کی طرح گزر تو گیا
یہ سوچتا ہوں مجھے مڑ کے دیکھتا تو سہی

ہنسی اڑا کہ مرا حال تیرا حال نہیں
نہ تیرے چہرے سے یہ رنگ اڑ گیا تو سہی

KitaabPoint.blogspot.com

اٹھا کے مشت پرکاہ رقص میں نے کیا
بگولا بن کے میں دشت وفا میں تھا تو سہی

خیال جس کا ہے پہلو میں زندگی کی طرح
وہ آئے گا مرے پہلو میں دیکھنا تو سہی

نظر اٹھا کے نہ دیکھا کسی نے میری طرف
میں خود کو اجنبی آنکھوں سے دیکھتا تو سہی

اٹھائے پھرتے تھے قرض فنا بنام حیات
بنام مرگ یہ احساں ادا ہوا تو سہی

گذشتنی ہے ہر اک لمحہ حیات ظفر
بلا سے آنکھ میں آنسو ہیں مسکرا تو سہی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دل سے تری نگاہ نے

دل سے تری نگاہ نے پھر ان کہی کہی
حیران ہوں کہ وہ بھی مرے دل کی بات تھی

افسانہ بن گیا ہوں تیری آرزو کے ساتھ
عنواں ہو تیرا نام تو چمکوں گا اور بھی

جاتے ہیں تیرے گھر کا یہ عالم کہ بام و در
ایسے بدل گئے ہیں کہ دیکھے نہ تھے کبھی

کچھ کچھ تری نگاہ کی رعنائیاں بھی ہیں
ورنہ میرے خیال میں دنیا ہے اور ہی

یہ تیرا حسن یہ قد و قامت یہ خد و خال
میرے دل و نظر پہ ہے الزام آ گہی

اک بار تیرے کوچے میں جانا تو یاد ہے
پھر عمر بھر حیات مجھے ڈھونڈتی رہی

KitaabPoint.blogspot.com

ہر جلوہ جلوہ بار تھا ہر ذرہ عکس ریز
اپنے ہی غم میں گم رہی انسان کی گمرہی

رسوا ہوا ہوں تیری محبت میں اس قدر
تو مل گیا تو دیکھ کے پہچان لیں سبھی

دست خرد میں ہے جو زمام وفا ظفر
دو دن میں مٹ رہے گی یہ عزت رہی سہی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

میں مسافر ہوں کہ غافل ہوا

میں مسافر ہوں کہ غافل ہوا ہر منزل سے
غم وہ رہرو کہ گزرتا نہیں میرے دل سے

وہ حجابات اٹھے کھل گیا جلووں کا بھرم
دھول اڑتی نظر آتی ہے مہ کامل سے

یہ کرم ہے کہ ستم آؤ کسی سے پوچھیں
لوگ خوش خوش چلے آتے ہیں تری محفل سے

عشق قاصد بھی ہے رہرو بھی ہے مقصود بھی ہے
کیا ملا غم کے سوا ہم کو غم حاصل سے

عشق وہ جام کے پھر ہوش میں کون آتا ہے
غم وہ انعام کہ ملتا ہے بڑی مشکل سے

عشق دھوکا ہے اگر ہجر نہ ہو عین وصال
دور آنکھوں سے ہو کیوں دور نہ ہو جو دل سے

KitaabPoint.blogspot.com

موج در موج ہے بحر طلب دوست ظفر
ہم ہی ٹکرا کے پلٹ آتے ہیں ہر ساحل سے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مسلسل

زرد رو شمع ہے سحر آئی
رخصت اے خواب زار برنائی

اپنا سایہ ہے سایہ دیوار
آہ و شب وہ شب کی پنہائی

اب ہے سر اور زانوئے حسرت
آہ وہ درد ناشکیبائی

اب ہے در اور بے صدا زنجیر
اب ہے گھر اور کنج تنہائی

کوئی آتا نہیں خیال کے ساتھ
یاد ایام تو کہاں آئی

وہ زمانے وہ محشر شب و روز
وہ تمنائیں وہ تمنائی

KitaabPoint.blogspot.com

کیسے ہنگامے تھے وہ ہنگامے
قریہ قریہ تھی اپنی رسوائی

جا و بیجا بہانہ بازی شوق
کوچہ گردی و آبلہ پائی

صبح تا شام دل کی بیتابی
شام تا صبح بادہ پیمائی

حاصل اضطراب و اطمینان
اشک افشانی و جبیں سائی

حسن ایمان دیدہ و دل تھا
دل تھا کافر ادا کا سودائی

حسن تھا ناز دلبرانہ لیے
اپنی دیوانگی تھی دانائی

اب لکیریں ہیں اپنے چہرے کی
دست ماضی کی کار فرمائی

KitaabPoint.blogspot.com

اب ہیں تحریریں اپنے ماتھے کی
نکتہ چینیوں کی نکتہ آرائی

صورتیں اڑ گئیں نگاہوں سے
چشم بے نور ہے تماشائی

شام تا شام ہے سکوت ظفر
ایک تصویر خواب تنہائی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

لفظ کے زہر سے بچنا

لفظ کے زہر سے بچنا ورنہ گھل گھل کر ہی مر جاؤ گے
زندہ رہے گا لفظ جسے تم مر کر زندہ کر جاؤ گے

اندھی لاٹھی اندھے کی جو قدم قدم کی راہنما ہے
لفظ کی بات کو کیا سمجھو گے سمجھو گے تو ڈر جاؤ گے

صحرا لفظ ہے لیکن کوئی صحرا اس میں سما نہیں سکتا
صحرا میں ہے خضر مگر تم لفظ کے پیچھے کدھر جاؤ گے

تم ہے لفظ کا پنجرہ جس میں بھانت بھانت کا پنچھی بولے
اس سے جان چھڑاؤ گے جب پنجرہ خالی کر جاؤ گے

سم سم کی کنجی سے اگرچہ پتھر کے پٹ کھل جاتے ہیں
بھول گئے تو جیتے جی اس در سے کہاں باہر جاؤ گے

دل کی جوت جگاؤ گے تو طور بھی ایمن ہو جائے گا
لفظ دھواں دے گا تم جس میں کچے کوئلے بھر جاؤ گے

KitaabPoint.blogspot.com

"کن" کا حجاب وہی اٹھائے "لا" کے سمندر میں جو ڈوبے
بلی کہا تھا اور کہو گے کہہ کے خود سے گزر جاؤ گے

دل ہی کہے اور دل ہی سمجھے پھر تو بات بھی ہے کہنے کی
آئے زبان کے چکر میں تو آپ ہی کہہ کے مکر جاؤ گے

لفظوں کے میلے میں ظفر شاعر بھی ہے گمرہ شعر بھی گم ہے
کھوئے رہے اس بھیڑ میں تو کس راہ سے ہو کر گھر جاؤ گے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بے طلب ایک قدم گھر

بے طلب ایک قدم گھر سے نہ باہر جاؤں
ورنہ میں پھاند کے ہی سات سمندر جاؤں

داستانیں ہیں مکانوں کی جبینوں پہ رقم
پڑھ سکوں میں تو مکینوں سے بیاں کر جاؤں

میں منجم سے بھلا کیسے کروں سمجھوتہ
ڈوبنے والے ستاروں سے میں کیوں ڈر جاؤں

روح کیا آئے نظر جسم کی دیواروں میں
ان کو ڈھاؤں تو اس آئینے کے اندر جاؤں

اور دو چار مصائب کی کسر باقی ہے
یہ اٹھا لوں تو میں دنیا کے سفر پر جاؤں

زہر ہے میرے رگ و پے میں محبت شاید
اپنے ہی ڈنک سے بچھو کی طرح مر جاؤں

KitaabPoint.blogspot.com

تھک کے پتھر کی طرح بیٹھا ہوں رستے میں ظفر
جانے کب اٹھ سکوں کیا جانیے کب گھر جاؤں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تھا رنگ رخ نگار

تھا رنگ رخ نگار میں کچھ
اڑنے لگا انتظار میں کچھ

آساں ہے وفا کی راہ و منزل
دیکھو جو نگاہ یار میں کچھ

وہ ذوق نمو تھا رنگ و بو میں
ہر پھول میں کچھ تھا خار میں کچھ

طائر ہیں خزاں کے زرد پتے
گویا تھے یہی بہار میں کچھ

ہر نخل امید کا مقدر
کچھ تخت میں ہے تو دار میں کچھ

وہ اوج ہے پستیوں کی تہہ میں
گم ہے دل تاجدار میں کچھ

KitaabPoint.blogspot.com

ہر درد خلش خود اک خلش ہے
جڑ خار ہے خار زار میں کچھ

خورشید میں ہے کچھ تیرا جلوہ
مہتاب وظیفہ خوار میں کچھ

زندگی ہے طلب تو ہم ہیں زندہ
تجھ میں ہے نہ میرے پیار میں کچھ

جینا بھی فریب زندگی ہے
ہو بھی میرے اختیار میں کچھ

اے شہر وفا کے خوش نصیبو
میں بھی تھا نگاہ یار میں کچھ

یہ حال ہے اور دوش و فردا
جیسے ہو ظفر غبار میں کچھ

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تیری صورت دیکھنا تھی

تیری صورت دیکھنا تھی ہر پریشانی گئی
ایک ہی جلوے سے جلووں کی فراوانی گئی

دیکھ کر تجھ کو بھلا کیا دیکھنے دے شوق دید
عمر بھی دنیا کی صورت بھی نہ پہچانی گئی

پھر چلا ہوں دیکھنے اے دل وہ جلوہ وہ جمال
اور اگر اب کے بھی آنکھوں کی نہ حیرانی گئی

قطرہ دریا میں ہے دریا جانے کس امید پر
اس کے در پر لے کے مجھ کو ہستی فانی گئی

دیر تک صحرا میں بھی آیا نہ صحرا کا خیال
دور تک ہمراہ اپنے گھر کی ویرانی گئی

سانس لینے ہی کو میری زندگی سمجھا گیا
میری محرومی ہی میری آرزو جانی گئی

KitaabPoint.blogspot.com

جانتے ہیں وہ ظفر ترے دل و دیدہ کی بات
ہم بھی ان سے عرض کر دیں گے اگر مانی گئی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تھے میرے تعاقب

تھے میرے تعاقب میں نقوش کف پا بھی
ہر گام پہ آتی رہی قدموں کی صدا بھی

کچھ دوری منزل کے سوا ہاتھ نہ آیا
میں اپنے خیالوں میں بہت دور گیا بھی

دامن پہ ہے وہ گرد جو صحرا میں نہیں تھی
تھا کوئی مسافر مرے سائے کے سوا بھی

میں نے تو پکارا در کعبہ پہ بھی تجھ کو
تو مرے لیے خانہ دل میں کبھی آ بھی

آئینے سے باہر کبھی نکلو تو نظر آئے
میں تیری تمنا بھی ہوں حسرت بھی ادا بھی

وہ رات مری زیست کا حاصل ہے کہ جس میں
جلوت کا تماشا بھی تھا خلوت کا مزا بھی

KitaabPoint.blogspot.com

محراب افق میں وہ ستارہ ہے پریشاں
شبنم بھی جسے چاہتی ہے اور صبا بھی

صدیوں کے سمندر میں ہے وہ لمحہ مری عمر
جو عمر گذشتہ سے ہے وصل بھی جدا بھی

ماضی کا سفینہ مجھے کس گھاٹ اتارے
امروز کے طوفاں میں ہے فردا کی ہوا بھی

آنے کو ہیں وہ دن بھی مری عمر وفا میں
جب کوئی نہ جانے گا یہاں میں کبھی تھا بھی

اے شاہ امم ایک نظر اپنے ظفر پر
سرکار کا دیوانہ بھی ہے اور گدا بھی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

گہر صدف کے لیے

گہر صدف کے لیے موج آرزو کے لیے
نہیں مرے لیے جو کچھ ہے ما و تو کے لیے

گہر صدف کے لیے تھا نہ ہے گلو کے لیے
ہزار مرحلے ہیں ایک آرزو کے لیے

بقدر ظرف ہے ساقی تو میرے ظرف کو دیکھ
شراب میرے لیے ہے کہ ہے سبو کے لیے

میں اپنے حال میں جس دور کی تلاش میں ہوں
وہ آئے گا کسی فردا کی جستجو کے لیے

ہو اک امید تو لاکھوں ہیں اعتبار کے رنگ
سکوت میں بھی مزے میں نے گفتگو کے لیے

مری حیات کسی کے جمال میں گم ہے
میں اس کو چاہتا ہوں اپنی آرزو کے لیے

KitaabPoint.blogspot.com

خود اپنی حد نظر سے گزر سکی نہ نظر
خیال ہے کہ پریشاں ہے چار سو کے لیے

ظفر کسی کو نہ تھا میرے انتظار کا غم
ستارے پھیل گئے شب کی آبرو کے لیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

محبت فیصلہ ہے اک

محبت فیصلہ ہے اک نظر کا
اگرچہ درد دل ہے عمر بھر کا

وہی آنسو دوائے درد دل ہے
جو آئینہ ہے رنگ چارہ گر کا

حجاب بے حجابی کون اٹھائے
یہ مانا پردہ اٹھا ہے نظر کا

ترے در کی تمنا اللہ اللہ
پتا پوچھا کیے ہم اپنے گھر کا

ہوا ایسی چلی کوئے بتاں سے
میں گزرا تو کوئی آنچل نہ سرکا

دہان زخم سے دل بولتا ہے
سخن ہرکارہ ہے اہل خبر کا

KitaabPoint.blogspot.com

بہت آباد ہے شہر خموشاں
کہ مسکن ہے یہاں ہر دربدر کا

یہاں سستا رہا ہے ہر مسافر
کہ حاصل ہے تھکن بار سفر کا

گدا بے دست و پا ہے ہر لحد میں
مگر کشکول خود کاسہ ہے سر کا

یہاں ٹوٹے ہیں مہ پاروں کے گجرے
یہاں بکھرا ہے گلدستہ سحر کا

یہاں شب دیدہ گریاں کا کاجل
یہاں دن نور چشم دیدۂ ور کا

صدا نوحہ ہے اس بے حس فضا میں
ہوا جھونکا ہے آہ بے اثر کا

سکوں ایسا کہ سناٹا ہے گھر میں
جنوں ایسا کہ صحرا بھی ہے گھر کا

KitaabPoint.blogspot.com

کہاں تک جائے گی امید منزل
کہ رستے میں ہے سایہ ہر شجر کا

کوئی دن ہے کہ اے یاران محفل
نہ ہو گا نام تک یوسف ظفر کا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

غنودہ رنگوں میں لپٹے

غنودہ رنگوں میں لپٹے ہوئے ہیں خواب کئی
وہ حسن ہے کہ ہیں جلوے کئی حجاب کئی

دھڑکنا سیکھ ستاروں سے اے دل ناداں
کہ ان کی راتوں نے دیکھے ہیں ماہتاب کئی

یقین آب نہیں ہے حباب دریا کو
یہ کاسہ ناپ چکا ہے مگر سراب کئی

ہم ان نگاہوں کی مستی کے پینے والے ہیں
ہمارے سامنے پیتے رہے شراب کئی

شراب ظرف کا پیمانہ بن گئی ساقی
اک ایک جام سے ہوتے ہیں بے نقاب کئی

چمن میں آ کے بدلتی رتوں کا ذکر نہ چھیڑ
کہ پھول پھول نے دیکھے ہیں انقلاب کئی

KitaabPoint.blogspot.com

یہ تیرگی یہ شب غم کوئی نئی تو نہیں
جلائے ہیں مری شمعوں نے آفتاب کئی

چھپے تو کیسے چھپے عشق نامراد کا رنگ
دل ایک درد ہے جس میں ہیں اضطراب کئی

یہ رہ گزار تری راہ گزار ہے کہ یہاں
قدم قدم پہ ملے خانماں خراب کئی

نظر اٹھائیں تو کیا اعتبار دنیا پر
دکھائے ہیں ترے غم نے ہمیں بھی خواب کئی

خدا بھلا کرے امید مرگ کا کہ ظفر
اس ایک جان پہ ہم نے سہے عذاب کئی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جنوں نواز ہے وہ چشم

جنوں نواز ہے وہ چشم مست و خندہ لب
کہاں کی وسعت صحرا کہاں کا حسن طلب

بکھرتے جاتے ہیں تارے فضا میں آپ سے آپ
یہ آرزوؤں کا ہنگام ہے بلا مطلب

وہ جلوہ وہ لب و رخسار وہ ادا وہ فسوں
متاع حسن نظر ہے کہ دل فریبی شب

زمانہ گزرا ہے اس کا خیال آئے ہوئے
ہنوز کھلتا انہیں اپنے بے خودی کا سبب

کسک سی ہے میرے سینے میں تیرے نام کے ساتھ
گئے وہ دن کہ مجھے تیرا انتظار تھا جب

مقام شکر کہ آئے مقام شکوہ پہ ہم
نہیں تو سنگ ملامت تھا سنگ راہ طلب

KitaabPoint.blogspot.com

شعور و شعر خدا دا ہوں تو کیا کہنا
رہی خرد تو ہے اس کا ادب برائے ادب

جو لمحے زیست سے گزرے ہیں سوزنوں کی طرح
انہیں میں یاد کہاں ہوں مجھے وہ یاد ہیں سب

ظفر وہ عہد جوانی گیا کہ ہر لحظہ
دل و نظر میں بپا تھا اک انقلاب عجب

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جدا رستے ہوئے اب

جدا رستے ہوئے اب ایک ہی منزل تو کیا ہو گی
ہمارے درمیاں دیوار چیں حائل تو کیا ہو گی

سبو سازوں سے کیا پوچھو گے یارو شہر کا عالم
شکست شیشہ آواز شکستہ دل تو کیا ہو گی

صحیفہ لکھ رہا ہوں آسماں کے زرد کاغذ پر
مرے چہرے کی حسرت اب کسی قابل تو کیا ہو گی

فضا میں جس دھماکے سے اجالے کے ہیں سیپارے
اب اس کی راکھ پر تعمیر مستقبل تو کیا ہو گی

ستارے اس طرح برسے کہ اندھی ہو گئیں راتیں
اب آنکھیں ہی نہیں روشن نظر بسمل تو کیا ہو گی

سکون دل تو کیا میں اپنے خوابوں کو بھی کھو بیٹھا
کوئی نیند اب مری تعبیر کا حاصل تو کیا ہو گی

KitaabPoint.blogspot.com

فساد فکر فردا میں کوئی امروز ہاتھ آئے
تو پھر دل ہی ٹھہر جائے مراد تو کیا ہو گی

اگر میں مر چکا ہوں تو مجھے روئیں مرے پیارے
کہ ان کی خامشی سے گرمی محفل تو کیا ہو گی

محیط غم میں ہے ہر موج خوں اک نوحہ حرماں
ظرف اس کی خبر ہم کو سر ساحل تو کیا ہو گی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دل آشوب

شکست حال ہے اک گور بے نشاں کی طرح
یہ سر زمیں مجھے پالا ہے جس نے ماں کی طرح

گزرتا وقت گزرتا نہیں قیامت سے
ہر اک طرف نظر آتا ہے آسماں کی طرح

جس آئینے میں جوانی کے خواب دیکھے تھے
وہ گر کے ٹوٹ گیا عمر رائیگاں کی طرح

نکل گیا ہے بدن سے جو روح کی مانند
وہ میری جان تھا اک یار مہرباں کی طرح

میں دیکھتا ہوں مگر کچھ دکھائی دے تو سہی
وہ تیرگی ہے کہ ہے ہر یقیں گماں کی طرح

جدا ہے لفظ سے معنی کوئی کہے بھی تو کیا
ہر ایک صورت احوال ہے بیاں کی طرح

KitaabPoint.blogspot.com

غبار راہ جو سر پر چلا گھٹا بن کر
سمٹ کے بیٹھا ہے منزل پہ کارواں کی طرح

ہزار جاں سے وطن پر نثار ہو جاؤں
ظفر یہ ایک تمنائے دل ہے جاں کی طرح

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پست و بلند اتنے ہموار

پست و بلند اتنے ہموار ہو گئے ہیں
صدیوں کے رابطے بھی بیکار ہو گئے ہیں

وہ اشتراک غم ہی جلووں کی انجمن تھا
جس کے حجاب اٹھ کر دیوار ہو گئے ہیں

چہروں پہ آ گئی ہیں ہاتھوں کی سب لکیریں
ہم اپنی صورتوں سے بیزار ہو گئے ہیں

امروز کر رہا ہے توہین دوش و فردا
احباب دیکھتا ہوں اغیار ہو گئے ہیں

مٹی میں مل چکی ہیں ماضی کی داستانیں
کوہ ندا ہمارے افکار ہو گئے ہیں

حالات آئینہ ہیں کیا پوچھتے ہو یارو
رنگ سکوت حرف گفتار ہو گئے ہیں

KitaabPoint.blogspot.com

لوح جبیں پہ ہم نے خود لکھ لیا کہ اب ہم
تاریخ بنتے بنتے کردار ہو گئے ہیں

معبود رحم فرما یہ حال ہے ہمارا
غم کھانے والے بندے غمخوار ہو گئے ہیں

اشکوں سے بچ رہا تھا کچھ خون حسرت دل
قطرے ظفر یہ جس کے اشعار ہو گئے ہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

وہ نسبت جفا ہی سہی

وہ نسب جفا ہی سہی واسطہ تو ہے
اک آس تو ہے ان سے مجھے آسرا تو ہے

اچھا ہوا کہ لائق پرسش ہے حال زار
وہ آ کے میرے غم کا سبب پوچھتا تو ہے

کہنا ہے کچھ تو اس سے مجھے بر سبیل شوق
وہ حرف زیر لب ہی سہی مدعا تو ہے

میں کیا کہوں کہ میری خموشی سے عرض حال
رنگ پریدہ بول اٹھا ہے سنا تو ہے

یہ کیا کہ ان کے لطف سے مایوس ہو گئے
جو کچھ ہوا ہے اپنے کیے کی سزا تو ہے

اس نقش پا کو دشت میں کیسے کروں تلاش
ہر چند گم شدہ کو ہر اک ڈھونڈتا تو ہے

KitaabPoint.blogspot.com

میدان آبرو میں ہے ریگ رواں فرات
خیمے ہیں بے حسین مگر کربلا تو ہے

میں اپنی بے کسی سے بھی ہوں مطمئن ظفر
مانا کہ جس کا کوئی نہیں ہے خدا تو ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

وقت ہی نشتر وقت

وقت ہی نشتر وقت ہی مرہم میں زخمی تو زخمی
اب کس کل چین آئے ہم کو ہے ہر پہلو زخمی

دل کا پپیہا پردیسی کی یاد دلائے پیہم
چپکے چپکے روتا جائے خون کے آنسو زخمی

کیسی خزاں کی شب تھی ہوائیں تپے نوچ کے چل دیں
بھور سمے کا بادل بر سے دیکھ کے ہر سو زخمی

اب کی بہار میں چشم تصور ایک مصیبت ہو گی
غنچہ غنچہ ٹوٹا ہوا دل خوشبو خوشبو زخمی

یارو ہم کو وحشت دل ہے یہ دن بھی دکھلایا
اپنے سائے سے بھی گریزاں جیسے آہو زخمی

اب تو آؤ اپنے حال سے عبرت حاصل کر لیں
ورنہ سر ٹکراتا پھرے گا ہر بے قابو زخمی

KitaabPoint.blogspot.com

سندر بن کے شیر ہیں قیدی کس پنجرے میں یوسف
بند ہیں چشم و لب ان کے اور دست و بازو زخمی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

غدار

کس پہ الزام دھروں میں کسے مجرم جانو
کس سے پوچھوں کہ یہ کہرام بپا کس نے کیا
کیسے شیرازہ ملت ہوا درہم برہم
دل پر درد کو سینے سے جدا کس نے کیا

کس نے توڑا مری ہیبت مری عظمت کا فسوں
کس نے مفلوج کیا دست علمدار مرا
کس نے چھینا مرے شوق سے ابھرتا سورج
اور غنچوں کے لہو سے مرا گلشن سینچا

کس پہ الزام دھروں کفر میں یہ باب نہ تھی
کس کا دل گردہ کہ مومن کے مقابل ہوتا
سایہ حیدر کرار ہو جس کے سر پر
نقش پا اس کا فرشتوں کا بھی منزل ہوتا
ہم پہ کیا بیتی ہے کس منہ سے کہیں کس سے کہیں
کفر یلغار کرے حیف ہے یاران وطن
ہم نے ہر وار سہا دست قضا سے لیکن
کیا کہوں کیسے ہوا چاک گریبان وطن

KitaabPoint.blogspot.com

خوف سے جن کے کچھاروں سے نکلتے نہ ہوں شیر
سپر انداز شغالوں کے مقابل توبہ
جانے کس جرم کی پاداش میں ہم زندہ ہیں
وارث خالد و طارق بھی ہوں بزدل توبہ

ہم مسلماں ہیں ہزیمت نہیں کھانے والے
اپنی پیشانی سے یہ داغ مٹا ڈالیں گے
کہیں تاریخ میں رہ جائے نہ یہ روز سیاہ
اب ہم اس صبح درخشاں کی بنا ڈالیں گے
جو کبھی شام و شب تارے محجوب نہ ہو
جو کبھی کفر کی یلغار سے منسوب نہ ہو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دل میں سرور لب پہ

دل میں سرور لب پہ مناجات چاہیے
مسجد میں کوئی رند خرابات چاہیے

بے رنگ ہو نہ جائے کہیں زندگی کا رنگ
ہر دم اک اور صورت حالات چاہیے

قطرے کو موج موج کو دریا کی ہے تلاش
میں ہوں تو مجھ کو ایک تری ذات چاہیے

ٹوٹے نہ حشر تک مرے خوابوں کا سلسلہ
اک رات کا سماں مجھے دن رات چاہیے

اس قرب میں ظفر یہ خموشی بھی کفر ہے
اب بات کر جو ان سے کوئی بات چاہیے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

آ شب ہجر سکوں کی

آ شب ہجر سکوں کی کوئی تدبیر کریں
دوست کا یا طلب دوست کو تسخیر کریں

جس سے ہوتا ہو ترا چہرہ گلگوں نہ طلوع
کیسے اس شب کو تری زلف گرہ گیر کریں

آتی صدیوں کے لیے سرخی خون دل سے
آؤ کچھ وقت کی پیشانی پہ تحریر کریں

زندگی لائی تھی زندان عناصر میں کہ ہم
طوق گردوں پہ شب و روز کی زنجیر کریں

سامنے ڈھیر سے ٹوٹی ہوئی امیدوں کا
آؤ ان سے کوئی امید ہی تعمیر کریں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہر چند ترے اہل وفا

ہر چند ترے اہل وفا تجھ کو پکار آئے
کیا دل کو قرار آنا تھا کیا دل کو قرار آئے

اے ہمسفرو راہ طلب راہ وفا ہے
ہم خاک بھی ہو جائیں تو دل پر نہ غبار آئے

غربت میں ملا جب کسی دیوار کا سایہ
ہم نے یہی جانا کہ تہہ دامن یار آئے

اب فرط مسرت میں بھلا دوں انہیں کیسے
مایوس ہوا تھا تو یہ آنسو ہی بکار آئے

کچھ یاد نہیں پڑتا ظفر ہجر میں اس کے
اک رات گزار آئے کہ ہم عمر گزار آئے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سیاہی بڑھ چلی ہے

سیاہی بڑھ چلی ہے شام غم کی
یہیں ہیں سرحدیں تیرے کرم کی

زباں سے کہہ تو دوں دل کا فسانہ
مگر توہین ہے یہ چشم نم کی

اسی نامہرباں کو چاہتا ہوں
جہاں میں دھوم ہے جس کے کرم کی

تری خوشبو بسی ہے ہر نفس میں
نوازش ہے خیال دمبدم کی

اسی آنسو میں ہے آئینہ حال
یہی تصویر ہے بود و عدم کی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

متفرقات

بادل برس رہا ہے عجب زیر و بم کے ساتھ
یہ کون گا رہا ہے مرے ساز غم کے ساتھ

راہ وفا وہ زلف گرہ گیر تو نہیں
یہ تیرگی وہی ہے اسی پیچ و خم کے ساتھ

میں نور کی کرن ہوں فضائے بسیط میں
جو کھیلتی ہو ظلمت بود و عدم کے ساتھ

یہ میری آرزو ہے کہ میرے جہان میں
راحت کا دور دورہ ہو تیرے کرم کے ساتھ

میری وفا کہ تیری جبیں کی شکن ہوئی
رسوا ہوئی تو خندہ اہل چمن ہوئی

پھیلی جو رات میرے مقدر کی تیرگی
وہ چاندنی کھلی کہ تمہارا بدن ہوئی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تھی جبیں پر جو لکھی

تھیں جبیں پر جو لکھی یاس کی تحریر سو ہے
تھم چکے اشک رہی شو مئ تقدیر سو ہے

دل میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا
وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر سو ہے

ہم یہ سمجھے تھے کہ ہوتا ہے اثر آہوں میں
آج تک کچھ نہ ہوا رہ گئی تدبیر سو ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مشرب مرا کچھ اور ہے

مشرب مرا کچھ اور ہے اور آپ کا دیں اور
اے اہل حرم اور ہے دل اور جبیں اور

کیا سمجھے گی دنیا ہمیں اہل تمنا
دنیا میں نظر آتے ہیں ہوتے ہیں کہیں اور

منزل نہیں گو راہ مجھے ان سے ملی ہے
جو برسر خاک اور ہیں زیر زمیں اور

مل جائے حیات ابدی مجھ کو پس مرگ
آ جائیں اگر آپ دم باز پسیں اور

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دو اشعار

سائے کی طرح گرا تھا لیکن
ابھرا ہوں نشان رہ بن کر

کیا ہو گیا اب کہ آج دشمن
آئے مرے خیر خواہ بن کر

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دوپہر کو دھوپ کا سایہ

دوپہر کو دھوپ کا سایہ ملا
جس نے جتنا ہاتھ پھیلایا ملا

راہ کی دیوار تھا میرا وجود
میں نے خود کو جس قدر ڈھایا ملا

خاک ہو جانا مرا مقسوم تھا
کوئلے کی کان میں ہیرا ملا

بیخودی پردہ بہ پردہ چھا گئی
آرزوئے دید تجھ کو کیا ملا

◆◆◆